FRI.13.June.2025
VOLUME:20 NO:143
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 13/ جون 2025
جلد:20 شمارہ: 143
16/ ذی الحجہ 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ
ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

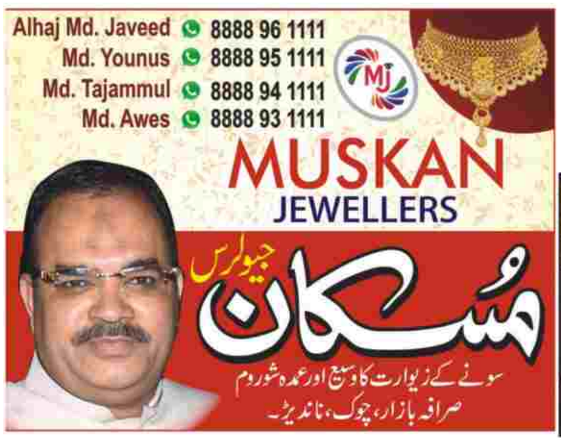

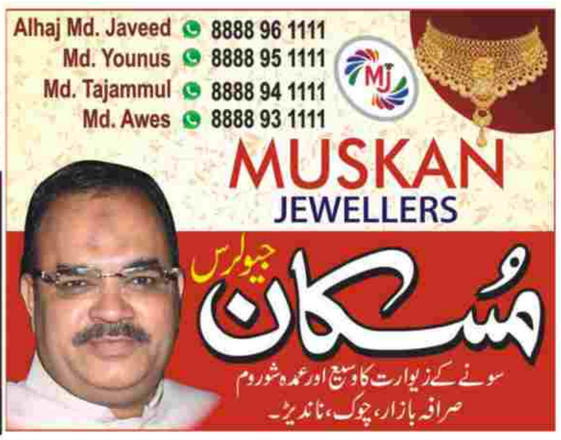

احمد آباد میں لندن جارہا طیارہ گر کر تباہ٭ گجرات کے سابقہ وزیر اعلیٰ سمیت 241 مسافروں کی موت

اُڑان بھرنے کے 50 سیکنڈ بعد ہی طیارہ میڈیکل کالج کی بلڈنگ سے ٹکرایا٭ 20 سے زائد زیر تربیت ڈاکٹرس بھی ہلاک

احمد آباد: (ایجنسیز) 242 مسافروں کو لندن لے جارہا طیارہ آج احمد آباد میں حادثہ کا شکار ہوگیا، جس میں بیشتر مسافروں کی موت کا اندیشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ 12 جون کی دوپہر گجرات کے احمد آباد میں پیش آئے اس حادثہ کے بعد ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ طیارہ ایئر انڈیا کا تھا جو احمد آباد سے پرواز بھرنے کے فوراً بعد ہی حادثہ کا شکار ہوگیا۔ طیارہ کے پیچھے کا حصہ کسی درخت سے ٹکرانے کی بات سامنے آ رہی ہے، حالانکہ حادثہ کی اصل وجہ کے بارے میں مصدقہ طور پر فی الحال کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے مطابق طیارہ میں عملہ کے اہلکار سمیت 242 مسافر سوار تھے۔ اس حادثہ میں جان و مال کا کتنا نقصان ہوا، اس بارے میں حتمی جانکاری سامنے نہیں آئی ہے۔ یہ ضرور بتایا جا رہا ہے کہ کچھ زخمیوں کو بغرض علاج قریبی اسپتال میں داخل ضرور کرایا گیا ہے۔ حادثہ احمد آباد واقع ہارس کیمپ کے پاس پیش آیا، جو کہ سول اسپتال کے بہت قریب ہے۔ طیارہ حادثہ میں شدید نقصان ہوا ہے اور ریاستی پولیس کنٹرول روم نے بھی حادثہ کی تصدیق کر دی ہے۔ ایئر انڈیا کے جس طیارہ کا حادثہ ہوا ہے، اس کا نمبر اے آئی 171 بتایا جارہا ہے۔ حادثہ تقریباً 1.30 بجے احمد آباد کے میگھانی علاقہ میں پیش آیا۔ اس حادثہ کی خبر ملتے ہی مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل، ریاستی وزیر داخلہ اور ڈی جی پی سے بات کی۔ انھوں نے طیارہ حادثہ کی ابتدائی جانکاری لی اور ہر ممکن مدد کا بھروسہ بھی دلایا۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت وَرش' کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ وجئے روپانی بھی غالباً اس طیارہ میں سوار تھے، حالانکہ اس کی فی الحال تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ اس درمیان وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل سورت سے احمد آباد کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ جائے وقوع پر فائر بریگیڈ کی کئی ٹیمیں اور این ایس جی کی ٹیم بھی موجود ہے۔ سول اسپتال بھی الرٹ پر ہے تاکہ ہر ممکن کوشش کے ذریعہ لوگوں کی جان بچائی جا سکے۔ حادثہ کے بارے میں ایئر انڈیا کے ترجمان نے کہا ہے کہ احمد آباد-لندن گیٹ وک پرواز بھرنے والا اے آئی 171 طیارہ حادثہ کا شکار ہو چکا ہے۔ فی الحال اس سلسلے میں جانکاری یکجا کی جا رہی ہے اور جلد ہی ایئر انڈیا کی ویب سائٹ اور ایکس ہینڈل پر اطلاعات فراہم کی جائیں گی۔ گجرات کے احمد آباد میں پیش آئے طیارہ حادثہ نے غم و اندوہ کی لہر دوڑا دی ہے۔ اب تک 130 سے زائد ہلاکتوں کی خبریں سامنے آچکی ہیں، اور کم و بیش 100 لوگوں کا علاج قریبی اسپتالوں میں چل رہا ہے، جن میں سے بیشتر کی حالت سنگین بنی ہوئی ہے۔ گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ وجئے روپانی بھی ایئر انڈیا کے اس حادثہ زدہ طیارہ میں سوار تھے۔ میڈیا رپورٹس میں ان کے بھی شدید طور پر زخمی ہونے کی اطلاع ہے، حالانکہ بہت زیادہ جانکاری سامنے نہیں آئی ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ 68 سالہ وجئے روپانی طیارہ میں 2-ڈی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ وہ لندن میں اپنی بیٹی رادھیکا سے ملاقات کے لیے جا رہے تھے۔ حالانکہ ایک میڈیا رپورٹ میں ذرائع کے حوالے سے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وجئے روپانی کی بیوی انجلی بین گزشتہ 6 ماہ سے لندن میں ہیں، اور آج ہی روپانی انھیں واپس لینے لندن کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ راجکوٹ میں وجئے روپانی کے ایک پڑوسی کا کہنا ہے کہ "طیارہ حادثہ کی خبر نے سبھی کو پریشان کر دیا ہے۔ ہم سب بہت فکر مند ہیں۔ ٹی وی اور فون

پر اپڈیٹ دیکھ رہے ہیں۔ (وجئے روپانی کے ساتھ) کہیں کچھ برا نہ ہوا ہو۔" قابل ذکر ہے کہ طیارہ نے احمد آباد واقع سردار ولبھ بھائی پٹیل انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے 1.38 بجے پرواز بھرا تھا، لیکن چند منٹوں بعد ہی حادثہ کا شکار ہوگیا۔ اس طیارہ میں 2 پائلٹس اور 10 کیبن اہلکاروں کے علاوہ 230 مسافر سوار تھے۔ مسافروں میں 169 ہندوستانی بتائے جارہے ہیں، جبکہ 53 مسافر کا تعلق برطانیہ سے تھا۔ اس طیارہ میں 7 پرتگالی اور 1 کناڈائی شہری بھی سوار تھے۔ زخمی مسافروں کو بچانے کے لیے مقامی انتظامیہ نے اپنا پورا زور لگا دیا ہے۔ اس درمیان برطانوی حکومت نے بھی متاثرہ برطانوی شہریوں کی ہر ممکن مدد کا وعدہ کیا ہے۔

گجرات کے احمد آباد میں پیش آیا طیارہ حادثہ تاریخ کے المناک طیارہ حادثوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ اس حادثہ میں نہ صرف طیارہ میں سوار کئی مسافر ہلاک ہوئے ہیں، بلکہ بی جے میڈیکل کالج کے کئی طلبا بھی حادثہ کی زد میں آ گئے ہیں۔ دراصل ایئر انڈیا کا مسافر طیارہ حادثہ کے بعد بی جے میڈیکل کالج کے ہاسٹل پر گرا، جس کی کئی ویڈیوز اور تصویریں سامنے آئی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق میگھانی نگر کے جس رہائشی علاقہ میں ایئر انڈیا کا بی-787 ڈریم لائنر طیارہ حادثہ کا شکار ہوا، وہیں بی جے میڈیکل کالج موجود ہے۔ اسی میڈیکل کالج کے ہاسٹل کی عمارت پر طیارہ پرواز کے 5 منٹ کے اندر ہی گر گیا۔ ہاسٹل کے اوپر کینٹین موجود ہے، جہاں میڈیکل طلبا دوپہر کے وقت لنچ کرنے پہنچتے ہیں۔ جب حادثہ پیش آیا، اس وقت بھی کئی طلبا لنچ کر رہے تھے، یا اس سے فارغ ہو چکے تھے۔ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ طیارہ حادثہ میں تقریباً 2 درجن طلبا ہلاک ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس سلسلے میں فی الحال کوئی تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ کئی طلبا کے زخمی ہونے کی اطلاع ضرور موصول ہوئی ہے، جن کا علاج جاری ہے اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بتایا گیا ہے کہ انھیں خون کی اشد ضرورت ہے۔ عوام سے خون عطیہ کرنے کی گزارش بھی کی گئی ہے۔ اس درمیان بی جے میڈیکل کالج سے منسلک ایک طالب علم کی ماں کا بیان سامنے آیا ہے۔ رمیلا نامی خاتون نے بتایا کہ اس کا بیٹا لنچ بریک میں ہاسٹل گیا تھا، تبھی وہاں طیارہ گر کر حادثہ کا شکار ہوگیا۔ انھوں نے بتایا کہ "میرا بیٹا محفوظ ہے، میں نے اس سے بات کی ہے۔ وہ دوسری منزل سے کود گیا تھا، جس سے اسے کچھ چوٹیں آئی ہیں۔" حادثہ کی جانکاری ملتے ہی رمیلا فوراً احمد آباد کے سول اسپتال پہنچیں، اور بیٹے سے بات کر کے اسے اطمینان کا احساس ہوا۔ بہرحال، طیارہ حادثہ کی جو ویڈیوز اور تصویریں سامنے آئی ہیں، اس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ طیارہ کا پچھلا حصہ ہاسٹل کی بلڈنگ سے لٹک رہا ہے۔

احمد آباد طیارہ حادثہ کی وجہ سے امریکہ کے مشہور ہوابازی ایکسپرٹ جان ایم۔ کاکس نے اٹھایا پردہ!

احمد آباد میں پیش آئے طیارہ حادثہ کی وجہ ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے۔ کوئی انجن میں تکنیکی خامی کا اندیشہ ظاہر کر رہا ہے، تو کوئی طیارہ کی ٹکر کسی چیز سے ہونے کو وجہ بتا رہا ہے۔ اس درمیان امریکہ کے مشہور ہوابازی ایکسپرٹ جان ایم۔ کاکس نے دعویٰ کیا ہے کہ طیارہ کے پرزے ٹھیک طرح سے ترتیب نہیں دیے گئے تھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ یہ خوفناک حادثہ پیش آیا۔ جان ایم۔ کاکس نے یہ دعویٰ ایسوسی ایٹیڈ پریس سے بات کرتے ہوئے کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ "حادثہ سے متعلق جو ویڈیو میں نے دیکھی ہے، اس سے یہی لگ رہا ہے کہ پرزے ٹھیک طرح سے شکل نہیں لے پائے، جس کی وجہ سے پرواز بھرتے ہی طیارہ حادثے کا شکار ہوگیا۔" انھوں نے بتایا کہ جو خامی مجھے دیکھنے کو مل رہی ہے، اس میں طیارہ کے اوپر چڑھنے کی کوشش کے وقت سلیٹس اور فلیپس درست حالت میں نہیں تھے۔ اس بات کی جانچ ہونی چاہیے۔ واشنگٹن ڈی سی واقع سیفٹی آپریٹنگ سسٹم کے چیف ایگزیکیٹو افسر کاکس کا کہنا ہے کہ آپ حادثے کے وقت کی جو تصویریں دیکھیں گے، اس میں طیارہ کا اگلا حصہ اوپر کی طرف اٹھتا ہوا، اور پھر نیچے کی طرف گرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پرواز بھرتے وقت طیارہ ضرورت کے مطابق لفٹ نہیں بنا پا رہا تھا۔ کاکس کہتے ہیں کہ "سلیٹس اور فلیپس کو اس طرح رکھا جانا چاہیے کہ پنکھ کم رفتار پر زیادہ لفٹ بنا سکے۔" کاکس کا بیان اس لیے اہم تصور کیا جا رہا ہے، کیونکہ وہ امریکہ کے مشہور و معروف طیارہ مشیر ہیں۔ یہیں پر بوئنگ طیارہ بھی بنایا جاتا ہے۔ ایئر انڈیا کا جو طیارہ حادثہ کا شکار ہوا ہے، وہ بوئنگ کا ہی تھا۔ اس لیے کاکس کے دعوے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس درمیان امریکہ نے کہا ہے کہ اگر حکومت ہند سے اجازت ملتی ہے تو وہ اس حادثے کی تہہ تک جانا چاہیں گے۔ ویسے امریکی حکومت نے جانچ کا ذمہ این ٹی ایس بی کو سونپا ہے۔ این ٹی ایس بی ہر سال تقریباً 450 بین الاقوامی جانچوں کے ساتھ 2000 سے زیادہ گھریلو حادثات کی جانچ میں بھی مدد کرتا ہے۔ بہرحال، احمد آباد میں طیارہ حادثہ کے بعد بلیک باکس کو محفوظ رکھا گیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ حادثہ کی اصل وجہ کا انکشاف بلیک باکس کے ذریعہ ہی ہوگا۔ بلیک باکس کو ایف ڈی آر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طیارہ کے سبھی ڈاٹا کو ریکارڈ کرتا ہے۔ ہندوستان میں طیارہ آپریشن کا ذمہ شہری ہوابازی ڈائریکٹوریٹ (ڈی جی سی اے) کے پاس ہے۔ اس لیے اب طیارہ حادثہ کی جانچ بھی ڈی جی سی اے اپنے مطابق ہی کرے گا۔

راجہ رگھونشی قتل کیس: سونم نے حادثہ یا خودکشی ظاہر کرنے کی کوشش کی، تفتیش میں سنسنی خیز انکشافات

شیلانگ: مدھیہ پردیش کے شہر اندور سے تعلق رکھنے والے تاجر راجہ رگھونشی کی موت کے معاملے میں میگھالیہ پولیس نے اہم انکشافات کیے ہیں۔ آئی اے این ایس کی رپورٹ کے مطابق، تحقیقات سے پتا چلا ہے کہ سونم رگھونشی نے اپنے شوہر راجہ کی موت کو ایک حادثہ یا خودکشی کے طور پر پیش کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی، تاکہ قتل کے جرم کو چھپایا جا سکے۔ پولیس کے مطابق راجہ کی موت دوپہر تقریباً ایک سے ڈیڑھ بجے کے درمیان ہوئی، جبکہ ان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے 2 بج کر 15 منٹ پر ایک پوسٹ کی گئی۔ شک ہے کہ یہ پوسٹ سونم نے راجہ کے فون سے کی اور پھر فون کو راجہ کے ساتھ کھائی میں پھینک دیا۔ اس عمل نے سونم کی نیت پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ فی الحال سونم رگھونشی سمیت پانچ ملزمان پولیس کی تحویل میں ہیں۔ ان تمام کے درمیان تعلقات اور بات چیت کی نوعیت کو لے کر تفتیش جاری ہے۔ پولیس کی اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) سونم سے مسلسل پوچھ گچھ کر رہی ہے اور 13 اہم سوالات کی بنیاد پر اس کی نیت، سازش اور کردار کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ سونم سے پوچھا گیا کہ ہنی مون کے لے میگھالیہ کے سفر کا منصوبہ کب بنایا گیا؟ واپسی کی ٹکٹ کیوں نہیں لی گئی؟ کیا یہ پہلے سے سوچا گیا منصوبہ تھا؟ مزید برآں، پولیس نے راج کشواہا سے سونم کے تعلقات پر بھی سوالات کیے، کیونکہ دونوں کے درمیان متواتر رابطے کے ثبوت ملے ہیں۔ چیٹ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہنی مون کے دوران بھی سونم راج سے رابطے میں تھی۔ پولیس نے یہ بھی جاننے کی کوشش کی کہ سونم اور راجہ کے ساتھ میگھالیہ میں موجود تین ہندی بولنے والے افراد کون تھے، جنہیں 23 مئی کو ماؤلاکھیات میں سونم کے ساتھ دیکھا گیا۔ مقامی گائیڈ البرٹ پی ڈی نے پولیس کو بتایا کہ سونم نے 22 اور 23 مئی کو اس کی خدمات لینے سے انکار کر دیا، جو مشکوک بات ہے۔ البرٹ کے مطابق جن تین افراد کو سونم نے اس کے پاس آنے سے روکا، وہی بعد میں راجہ کی موت سے جڑے پائے گئے۔ پولیس کے مطابق راجہ کی اسمارٹ واچ اور فون سے ملنے والی لوکیشنز ان تینوں افراد کے ساتھ ملتی ہیں۔ مزید یہ کہ سونم کے زیورات جوں کے توں تھے لیکن راجہ کا تقریباً 10 لاکھ روپے کا سونا غائب ہے۔ پولیس نے سونم سے پوچھا کہ کیا یہ سب سازش کا حصہ تھا؟ کیا یہ سب پہلے سے طے شدہ منصوبہ تھا؟ راجہ کی والدہ نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ راجہ میگھالیہ نہیں جانا چاہتا تھا اور سونم کے دباؤ میں گیا۔ شادی کی ویڈیوز میں سونم کی بے رغبتی اور اداسی صاف دیکھی جا سکتی ہے۔ پولیس نے سوال اٹھایا کہ اگر وہ خوش نہیں تھی تو اس نے شادی کیوں کی؟ کیا راج کشواہا کے ساتھ مل کر سونم نے راجہ کو قتل کرنے کی سازش رچی؟ رپورٹ کے مطابق، پولیس کے پاس موجود ثبوتوں کی بنیاد پر سونم اور راج کشواہا کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کرنے کی کارروائی جاری ہے۔

احمد آباد طیارہ حادثہ: کسی کی بہن تو کسی کی بیٹی لندن جا رہی تھی،

اسپتال کے باہر بدحواس گھوم رہے رشتہ دار

احمد آباد: (ایجنسیز) ایئر انڈیا کے طیارہ حادثہ نے کئی کنبوں کو گہرے غم کے سمندر میں غرق کر دیا ہے۔ لندن جا رہے ایئر انڈیا کے طیارہ نمبر اے آئی- 171 میں سوار 200 سے زائد مسافروں کی لاشیں برآمد کر لی گئی ہیں، لیکن بہت کم ایسے لوگ ہیں جن کی شناخت کی گئی ہے، اور اس بارے میں ابھی ابھی آفیشل جانکاری نہیں دی گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ کئی مسافروں کے رشتہ دار احمد آباد کے سول اسپتال میں بدحواس اِدھر اُدھر بھاگتے دکھائی دے رہے ہیں۔ کسی کی بہن تو کسی کی بیٹی لندن جا رہی تھی، اور کچھ تو پہلی بار ہوائی جہاز کا سفر کر رہے تھے۔ اس وقت احمد آباد کے سول اسپتال میں موجود سبھی کے چہرے پر تناؤ اور بے چینی والی حالت دیکھنے کو مل رہی ہے۔ لوگ اپنوں کی تلاش میں بھٹک رہے ہیں۔ اسپتال انتظامیہ سے کوئی پختہ جانکاری نہیں مل پانے کی وجہ سے رشتہ دار پریشان ہیں۔ اسپتال احاطہ کے باہر بڑی تعداد میں لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ اندر سے کوئی اچھی خبر سامنے آئے۔ ہر کسی کی نظریں اسپتال کے دروازے پر مرکوز ہیں، ہر کوئی اپنوں کی جانکاری حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کئی لوگ تو اسپتال کے باہر روتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ سول اسپتال کے باہر موجود ایک خاتون نے میڈیا کو بتایا کہ وہ حادثہ زدہ طیارہ میں سوار ایک مسافر کی پڑوسی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ "میری پڑوسن کی بیٹی اس فلائٹ میں تھی۔ اب تک اس کا کچھ بھی پتہ نہیں چلا ہے۔ ہمیں اندر جانے کی اجازت بھی نہیں مل رہی ہے۔" اسپتال کے باہر ہی موجود ایک شخص بھی پریشان حال دکھائی پڑتا ہے۔ وہ نم آنکھوں کے ساتھ کہتا ہے کہ "میری بہن اور بہنوئی دونوں فلائٹ میں تھے۔ انھیں اپنی بیٹی سے ملاقات کے لیے لندن جانا تھا۔ میری بھانجی نے لندن سے فون کیا اور بتایا کہ اس کے ممی پاپا اسی فلائٹ میں تھے۔ میں فوراً یہاں بھاگا آیا، لیکن ہمیں اندر جانے نہیں دیا جا رہا ہے۔" اس طیارہ حادثہ نے آنکھیں نم کر دینے والی کئی داستانیں پیچھے چھوڑ دی ہیں۔ 21 سالہ خوشبو نامی ایک نئی نویلی دلہن بھی اس طیارہ میں سوار تھی جو لندن اپنے شوہر کے پاس جا رہی تھی۔ خوشبو کی شادی جنوری 2025 میں ہی ہوئی تھی اور پہلی مرتبہ وہ طیارہ سے شوہر ڈاکٹر وپیل کے پاس جا رہی تھی۔ ڈاکٹر وپیل لندن میں رہ کر پریکٹس کرتے ہیں۔ شادی کے بعد خوشبو کو چھوڑ کر وپیل لندن لوٹ گئے تھے۔ خوشبو کچھ دنوں مائیکہ اور سسرال میں رہنے کے بعد پہلی مرتبہ بیرون ملک شوہر کے پاس جا رہی تھی، لیکن وہ لندن نہیں پہنچ سکی۔ افسوسناک یہ ہے کہ خوشبو کے والد نے ایئرپورٹ پر اسے وداع کرتے وقت ایک جذباتی تصویر کھنچوائی تھی، اب وہ تصویر انھیں ہمیشہ رلاتی رہے گی۔ اس تصویر کے ساتھ انھوں نے واٹس ایپ اسٹیٹس بھی لگایا تھا، جس میں لکھا تھا "آشیرواد خوشبو بیٹا، گوئنگ ٹو لندن۔" بیٹی کو وداع کہنے کے بعد والد مدن سنگھ گھر کے لیے نکل ہی رہے تھے کہ حادثے کی خبر نے انھیں توڑ کر رکھ دیا۔ کچھ ایسی ہی درد بھری کہانی ڈاکٹر پرتیک اور ان کی ڈاکٹر بیوی کونی ویاس کی سامنے آرہی ہے۔ ایک ماہ قبل ہی ڈاکٹر پرتیک لندن گئے تھے۔ گھر میں ان کی ڈاکٹر بیوی کونی 3 بچوں کے ساتھ رہ رہی تھیں۔ پہلے دونوں ایک ہی اسپتال میں کام کرتے تھے۔ گھر سے ساتھ میں آنا جانا ہوتا تھا، لیکن پرتیک جب لندن چلے گئے تو کونی کو تنہائی پریشان کرنے لگی۔ پھر قسمت نے ایسا ساتھ دیا کہ برطانیہ کے جس اسپتال میں پرتیک کا ایک ماہ قبل سلیکشن ہوا تھا، وہیں پر کونی بھی ڈاکٹر بن گئیں۔ یعنی پھر دونوں میاں بیوی کے ساتھ رہنے کا راستہ ہموار ہوگیا۔ پرتیک اپنی بیوی اور بچوں کو لینے کے لیے گھر آئے، سامان پیک کیا اور والدین کی دعائیں لے کر ایئر انڈیا کے طیارہ میں سوار ہوگئے۔ لیکن طیارہ پرواز بھرنے کے ساتھ ہی دھماکہ کا شکار ہوگیا۔ اس دھماکہ نے شوہر- بیوی اور تینوں بچوں کی زندگیاں بھی ختم کر دیں۔ اب ایک درد رہ گیا ہے جو ہمیشہ پرتیک اور کونی کے گھر والوں کو ٹیس پہنچاتا رہے گا۔

پی ایم مودی اور سونیا گاندھی سمیت مختلف سیاسی لیڈران کا اظہارِ غم،

نریندر مودی، وزیر اعظم: احمد آباد میں پیش آئے حادثہ نے ہمیں ششدر اور غمزدہ کر دیا ہے۔ یہ الفاظ سے پرے دل دہلا دینے والا حادثہ ہے۔ اس غمناک وقت میں میری ہمدردیاں اس سے متاثر سبھی لوگوں کے ساتھ ہیں۔ میں وزراء اور افسران کے رابطے میں ہوں۔ سبھی لوگ متاثرین کی مدد کے لیے کام کر رہے ہیں۔ رام موہن نائیڈو، مرکزی وزیر برائے شہری ہوابازی

احمد آباد طیارہ حادثہ کی خبر سے غمزدہ اور حیران ہوں۔ ہم الرٹ پر ہیں اور میں ذاتی طور پر حالات کا جائزہ لے رہا ہوں۔ سبھی ہوابازی ایمرجنسی ایجنسیوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بہتر طریقے سے اور تیزی سے کارروائی کریں۔ بچاؤ ٹیموں کو بھی موقع پر بھیجا گیا اور طبی سہولیات کو بھی الرٹ کیا گیا ہے۔ میری ہمدردیاں اور دعائیں طیارہ میں سوار لوگوں اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔

سونیا گاندھی، کانگریس پارلیمانی پارٹی چیئرپرسن: احمد آباد میں ہوئے دردناک طیارہ حادثہ سے میں بے حد حیران اور پریشان ہوں۔ میری ہمدردیاں مسافروں اور پائلٹ ٹیم کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔ جو مناظر سامنے آئے ہیں، وہ بے حد تکلیف دہ ہیں۔ پورا ملک غم میں مبتلا ہے اور دعائیں کر رہا ہے۔

احمد نگر کے گوہا گاؤں میں اقلیتی فرقہ کا غیر قانونی سماجی و اقتصادی بائیکاٹ پر تشویش کا اظہار

ممبئی، 12 جون (ایجنسیز) احمد نگر کے گوہا گاؤں بھائی چارے کی مثال کے بجائے اب نفرت کا شکار بن گیا ہے اس گاؤں میں کٹر ہندوتوا وادیوں نے مسلمانوں کا سماجی بائیکاٹ کا بھی اعلان کیا ہے۔ حال میں کئی اہم شخصیات نے ہم بھارت کے لوگ کے عہدیداران نے گاؤں کا دورہ کیا۔ اس سلسلہ میں مشاورتی میٹنگ مولانا معین میاں کی صدارت میں ہوئی اور مہمان خصوصی تشار گاندھی اور علاؤالدین شیخ اور اسماعیل شیخ نے تفصیل پیش کی۔ اس موقع پر مقررین میدھا ٹکلگرنی، فیروز مٹھی بوروالا اور دیگر کے ساتھ ساتھ سابق ریاستی وزیر اور سینئر کانگریس لیڈر عارف نسیم خان اور ایم اے خالد نے خطاب کیا۔ جبکہ ایک وفد احمد نگر سے 15 کلومیٹر دور واقع گوہا گاؤں کا دورہ کیا اور متاثرین سے گفتگو کی۔ گوہا اور اس کے آس پاس کے لوگوں سے بات کرنے کے بعد، ہمیں معلوم ہوا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان تعلقات ہمیشہ سے ہی دوستانہ رہے ہیں اور وہ ایک وسیع خاندان کی طرح رہتے تھے، جیسا کہ زیادہ تر گاؤں کی کمیونٹیز رہائش پذیر ہے۔ حالانکہ فرقہ وارانہ پولرائزیشن کے مرکز میں درگاہ بمقابلہ مندر تنازعہ ہے، لیکن زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ ہندو اور مسلم کمیونٹیز کے درمیان سماجی تعلقات مکمل طور پر ٹوٹ رہے ہیں، ہندو برادری کے اندر غالب ہندوتوا عناصر نے مسلم کمیونٹی کا مکمل سماجی اور معاشی بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اس گاؤں میں حضرت رمضان شاہ بابا یا قنوبہ رمضان شاہ بابا کی درگاہ، اتحاد کا ایک مرکز، صوفی اور ناتھ روایات کی علامت، صدیوں سے بقائے باہمی کے دوران تیار ہونے والی ہم آہنگی والی ثقافت کو اب ہندوتوا تنظیموں کے فرقہ وارانہ فاشسٹ حملے کا سامنا ہے۔ یہ مزار 500 سال سے زیادہ عرصے سے موجود تھا، جس کی انگریز گزٹ میں 1854 میں اندراج ہوا تھا۔ ہندوؤں نے اسے کنیف ناتھ کے مندر کے طور پر دعویٰ کرنا شروع کیا، جو کہ کنوبہ رمضان شاہ کے بعد کی شخصیت تھی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے اپنی درگاہ اور متعلقہ اراضی کو احمد نگر وقف بورڈ (مہاراشٹر) کے پاس رجسٹر کرنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے تفصیل پیش کی کہ 2010 اور 2015 میں دو چھوٹی درگاہوں کو مندروں میں تبدیل کرنے کے بعد، پھر مرکزی درگاہ میں کنف ناتھ کی مورتی کو نصب کرنے کی بڑی جنگ ہوئی۔ جیسا کہ دسمبر 2023 میں فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ ہوا، پولیس نے مسلمانوں کو گھر کے اندر رہنے کو کہا، جب کہ ہندو جن آکروش مورچہ کے اراکین نے مرکزی درگاہ میں مظہر کے سامنے کنیفناتھ کی مورتی نصب کی۔ تب سے، کشیدگی اور پولرائزیشن جاری ہے، اب مکمل محاصرہ ہے، اور 4000 کی آبادی میں تقریباً 400 کی مسلم کمیونٹی کا سماجی و اقتصادی بائیکاٹ ہے۔ علاؤالدین شیخ کے مطابق تنازعہ کا ایک اور زاویہ زمین کا مسئلہ ہے۔ درگاہ اور ملحقہ مسجد کے ساتھ کل 140 ایکڑ اراضی منسلک ہے اور یہ بھی مسئلہ کا حصہ ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ روزانہ ہراساں کیا جاتا ہے، کیونکہ آرتیاں غیر قانونی طور پر پیش کی جاتی ہیں۔ لاؤڈ اسپیکر نصب کیے گئے ہیں، جس میں اجازت کی حد سے زیادہ آواز ہے۔ مسلمان مسجد سے منسلک کھیتی کی زمین پر کام نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ املی یا نیم کے درختوں کے پتے توڑ سکتے ہیں جو انہوں نے لگائے ہیں۔ مکمل سماجی اور معاشی بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ کوئی بھی جو نافرمانی کرتا ہے، اسے 2500 روپے جرمانہ کیا جاتا ہے۔ 120-140 خاندانوں میں سے، 10 خاندان پہلے ہی گاؤں چھوڑ چکے ہیں کیونکہ انہیں اپنا کوئی مستقبل نظر نہیں آتا، کیونکہ ان کا وجود ہی سوالیہ نشان ہے۔ ان کی طرف سے مسلم کمیونٹی، ایک دلت تنظیم کی حمایت سے تحصیلدار کے دفتر کے باہر 520 دنوں سے زیادہ عرصے سے احتجاج کر رہی ہے۔ انہوں نے اپنے تمام دستاویزات کو محفوظ رکھنے اور قانونی مقدمات شروع کرنے کا بھی بہترین کام کیا ہے۔ لیکن اب، انہیں واضح طور پر ہماری مدد کی ضرورت ہے۔ اس طرح ہم نے "گوہا گاؤں شانتی اور ایکتا سمیتی" تشکیل دی ہے، جس میں ہم مختلف سول سوسائٹی اور سیاسی جماعتوں سے فعال کردار ادا کرنے کی اپیل کرتے ہیں۔ مذکورہ رپورٹ کے مطابق درگاہ بمقابلہ مندر معاملہ سنگین تشویش کا ہے اور اسے یا تو خوش اسلوبی سے حل کیا جائے گا یا پھر عدالتوں میں۔ لیکن جو چیز واقعی ہماری کوششوں کی ضرورت ہے وہ ہے دو برادریوں کے درمیان تعلقات کو بحال کرنا جو مکمل طور پر ٹوٹ چکے ہیں اور یہی وہ خطرہ ہے جس سے نمٹا جانا چاہیے۔ دونوں برادریوں کے بچے ایک ہی گاؤں کے اسکول جاتے ہیں، لیکن ایک دوسرے سے بات نہیں کر سکتے۔ دوست ایک دوسرے کو خاندانی تقریبات یا ان تہواروں کے لیے مدعو نہیں کر سکتے جو وہ مناتے ہیں۔ اس پر فوری طور پر توجہ دی جانی چاہیے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں باضمیر شہریوں کی حیثیت سے ہمارا کردار سامنے آتا ہے۔ ہمیں قانونی طور پر بھی اسی کو چیلنج کرنا چاہیے، جیسا کہ ہمارے پاس ایک ترقی پسند قانون ہے، مہاراشٹر پروٹیکشن آف پیپل فرم سوشل بائیکاٹ (روک تھام، ممانعت اور ازالہ) ایکٹ 2016۔ یہ آرٹیکل 21، زندگی کے حق کی بھی خلاف ورزی ہے، جیسا کہ آئین کی ضمانت دی گئی ہے۔ گوہا گاؤں میں مسلم کمیونٹی 520 دنوں سے تمام مشکلات کے خلاف بہادری سے اپنا ستیہ گرہ کر رہی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ بھائی چارے، انصاف اور مساوات کی آئینی اقدار کے لیے پرعزم ترقی پسند قوتیں میدان میں اتریں۔

لندن کے خواب خاک میں مل گئے، سافٹ ویئر انجینئر اور اُس کا خاندان ایئر انڈیا حادثے میں ہلاک

احمد آباد/لندن پراتیک جوشی، ایک تجربہ کار سافٹ ویئر انجینئر، گزشتہ چھ برس سے لندن میں مقیم تھا۔ وہ وہاں ایک بہتر مستقبل کی بنیاد رکھنے میں مصروف تھا، تاکہ جلد اپنے خاندان بیوی اور تین کم سن بچوں کو اپنے ساتھ لے جا سکے۔ ایک طویل انتظار اور سرکاری کارروائیوں کے بعد بالآخر اُس کا خواب حقیقت میں بدلنے والا تھا۔ دو روز قبل ہی اُس کی اہلیہ، ڈاکٹر کمی ویاس، نے اُدے پور کے ایک معروف اسپتال سے استعفیٰ دیا تھا۔ وہ ایک ماہر اور باوقار ڈاکٹر کے طور پر پہچانی جاتی تھیں۔ خاندان نے سامان باندھ لیا تھا، رشتہ داروں سے الوداعی ملاقاتیں ہو چکی تھیں۔ بچوں کی آنکھوں میں اُمید کے جگنو چمک رہے تھے ایک نئی زندگی، ایک نیا آغاز، سب کچھ محض چند گھنٹوں کی دُوری پر تھا۔ آج صبح، پانچ افراد پر مشتمل یہ پُرامید خاندان ایئر انڈیا کی پرواز AI-171 میں سوار ہوا، جو احمد آباد سے لندن جا رہی تھی۔ پرواز سے قبل انہوں نے ایک خوشگوار سیلفی لی، جس میں سب کے چہروں پر خوشی عیاں تھی۔ یہ تصویر انہوں نے عزیز و اقارب کو بھیجی یہ ایک یک طرفہ سفر تھا، پرانے وطن سے نئے خوابوں کی سرزمین کی جانب۔ لیکن افسوس، یہ سفر مکمل نہ ہو سکا۔ پرواز AI-171 ٹیک آف کے کچھ ہی دیر بعد فنی خرابی کے باعث گر کر تباہ ہو گئی۔ ریسکیو ٹیموں کے مطابق طیارے میں سوار تمام افراد موقع پر ہی جان کی بازی ہار گئے۔ حادثے میں پراتیک، اُس کی بیوی، اور تینوں بچے بھی شامل تھے۔ اس دل دہلا دینے والے حادثے نے صرف ایک خاندان کو ہی نہیں، بلکہ دو ملکوں ہندوستان اور برطانیہ کو سوگوار کر دیا ہے۔ اُدے پور کے میڈیکل حلقے میں جہاں ڈاکٹر کمی کی قابلیت اور خدمت کو یاد کیا جا رہا ہے، وہیں لندن میں پراتیک کے ساتھی غمزدہ ہیں۔ یہ واقعہ اس تلخ حقیقت کی یاد دہانی ہے کہ زندگی کتنی غیر یقینی اور ناپائیدار ہے۔ لمحوں میں خواب بکھر جاتے ہیں، خاندان اجڑ جاتے ہیں، اور روشن مستقبل اندھیرے میں بدل جاتا ہے۔

تلنگانہ میں مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کانگریس حکومت کو مہنگی پڑے گی

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد۔ رابطہ:8099695186

2014 میں آندھرا پردیش کی تقسیم ہوئی اور اس تقسیم کے نتیجے میں تلنگانہ نامی ملک کی ایک نئی ریاست کا اضافہ کیا گیا، جہاں مسلمانوں کی 15 تا 18 فیصد آبادی پائی جاتی ہے، مسلمانوں کی اکثریت پسماندگی کا شکار ہے، اقتدار کے حصول سے قبل کانگریس پارٹی نے اپنے انتخابی منشور میں ریاست کے مسلمانوں سے بے شمار وعدے کئے تھے لیکن برسر اقتدار آنے کے تقریباً 20 ماہ بعد بھی ریاست کی کانگریس حکومت اقلیتوں اور مسلمانوں سے کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے اور روبعمل لانے میں ناکام رہی ہے، اقلیتی طلبہ، اسکالرس، بے روزگار نوجوانوں، خواتین اور اقلیتوں کے دیگر طبقات کو ایسا لگتا ہے کہ کانگریس نے انہیں دھوکہ دیا ہے، 2023 کے اسمبلی انتخابات سے قبل کانگریس نے اقلیتوں کو ہتھیلی میں جنت دکھائی تھی مگر تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ گذر جانے اور دوسرا سالانہ بجٹ پیش کرنے سے چند دنوں قبل تک اقلیتوں کے مختلف پروگرامز کے لئے فنڈس کے اختصاص اور رقومات کی اجرائی میں کانگریس کے قول وفعل میں تضاد پایا جا رہا ہے، گذشتہ ماہ ایسوسی ایشن فار سوشیو، اکنامکس امپاورمنٹ آف مارجنلائزڈ (aseem) نامی ایک ادارے نے ریاست کے اقلیتوں اور مسلمانوں کے تئیں کانگریس حکومت میں عزم کی کمی کو بے نقاب کیا تھا، ایسوسی ایشن نے حکومت کی جانب سے اقلیتوں سے کئے گئے وعدوں اور یقین دہانیوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ایک رپورٹ جاری کی، جس میں اقلیتوں کے تئیں حکومت کے عزم کی کمی کو اجاگر کیا گیا ہے، اسمبلی انتخابات سے قبل کانگریس پارٹی نے پوسٹ میٹرک اسکالرشپ کے تحت ٹیوشن فیس کی ادائیگی کا وعدہ کیا تھا، کانگریس نے ایس سی، ایس ٹی، بی سی اور اقلیتی طبقات کے طلباء سے بقایا جات کے ساتھ ٹیوشن فیس کی ادائیگی کا وعدہ کیا تھا، پوسٹ میٹرک اسکالرشپ سے کے تحت ری ایمبرسمنٹ ٹیوشن فیس کی ادائیگی کے لئے مالیاتی سال 2020 / 21 میں 206 کروڑ روپے مختص کیے گئے جس میں سے 99.136 کروڑ روپے خرچ کئے گئے، اس طرح سال 2021 / 22 میں 206 کروڑ مختص کئے گئے جن میں 99.204 کروڑ روپے خرچ کئے گئے تاہم 2024 / 25 میں کانگریس کے برسر اقتدار آنے کے بعد حکومت نے 300 کروڑ روپے مختص کئے مگر 225 کروڑ روپے ہی جاری کیے گئے ان میں سے بھی جنوری 2025 تک صرف 86.41 کروڑ روپے ہی خرچ کئے گئے، مالیاتی مسائل کی وجہ سے طلباء کو ناقابل بیان مصائب کا سامنا ہے کیونکہ کالجوں کی انتظامیہ ٹیوشن فیس کا حوالہ دیتے ہوئے طلباء کے اسناد کو روک رہے ہیں، اسی طرح چیف منسٹر اوورسیز اسکالرشپس اسکیم کی صورتحال بھی مختلف نہیں ہے، حکومت نے مالیاتی سال 2020 / 21 کے بجٹ میں اس اسکیم کے لئے 53.62 کروڑ روپے الاٹ کئے تھے مگر 2024 / 25 میں حکومت نے بجٹ میں 130 کروڑ تک اضافہ کردیا مگر 130 کروڑ روپے مختص کرنے کے باوجود صرف 5.97 کروڑ روپے ہی جاری کئے گئے، اس میں سے صرف 49.76 کروڑ روپے کی رقم سے استفادہ کیا جاچکا ہے، سال 2020 / 21 میں اس اسکیم کے تحت 24.94 فیصد خرچ ہوئے، سال 2021 / 22 میں 93.97 خرچ ریکارڈ کیا گیا مگر مالیاتی سال 2024 / 25 میں اس اسکیم کے مصارف کم ہوکر 84.58 فیصد رہ گیا، کانگریس دور حکومت میں فنڈس کے استعمال کی یہ واضح صورتحال رہی ہے، بی آر ایس اور کے سی آر حکومت نے غریب اقلیتی مسلم لڑکیوں کی شادیوں میں مالی امداد کے لئے اختراعی شادی مبارک اسکیم متعارف کرایا تھا، اس اسکیم کے تحت غریب لڑکیوں کی شادی کے موقع پر فی کس ایک لاکھ 11 ہزار 800 روپے کی مالی امداد دی گئی، جس کا مقصد خاندانوں پر مالیاتی دباؤ کو کم کرنا تھا مگر اس اسکیم کے تحت فنڈس کی اجرائی میں تاخیر کی وجہ سے اہل خاندان کو مشکلات کا سامنا ہے، فنڈس کے حصول کی امید میں کئی خاندان فائنانسر سے سود پر قرض لے چکے ہیں، وقت پر قرض کی عدم ادائیگی پر انہیں فائنانسر کی ہراسانی کا سامنا ہے، اور انہیں ذلت بھی اٹھانی پڑ رہی ہے، مائنارٹیز ویلفیئر بجٹ اقلیتی بہبود کے بجٹ کو بڑھا کر 4 ہزار کروڑ روپے کرنے کے بلند وبانگ وعدے اور دعوے کئے گئے۔ اقلیتی سب پلان متعارف کرانے کی بھی یقین دہانی کرائی گئی، ان وعدوں میں مسلم سب پلان کے علاوہ آبادی کی بنیاد پر مسلمانوں کی ترقی و بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے بجٹ میں زیادہ سے زیادہ رقم مسلمانوں کے لیے مختص کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ جبکہ کانگریس حکومت نے اقلیتی بہبود کے لئے بجٹ میں 3 ہزار کروڑ روپے مختص کرنے کا اعلان کیا تھا، بینک سے مربوط سبسیڈی اسکیم کے لئے بجٹ میں 300 کروڑ روپے مختص کیے گئے مگر دسمبر 2024 تک ایک لاکھ روپے بھی خرچ نہیں کیے گئے، جبکہ تنخواہوں کی مد میں تین کروڑ روپے خرچ کیے گئے، بجٹ میں سب پلان کے لیے قانونی حمایت کا فقدان دیکھا گیا، جس کے نتیجے میں منظورہ فنڈز کے مقابلے میں رقومات خرچ نہیں کی جاسکیں۔

سابق میں چندرشیکھر راؤ حکومت کی جانب سے بھی مسلمانوں کو کئی ایک مراعات دئے جانے کے سنہرے اور سبز خواب دکھائے گئے تھے، یہاں تک کہ ریاستی اسمبلی میں مسلمانوں کو تحفظات کی فراہمی کے لیے قرارداد کی منظوری اور مرکزی حکومت کو تلنگانہ حکومت کی بے دام غلامی، نوٹ بندی، صدر، نائب صدر جمہوریہ کے علاوہ بالراست بی جے پی حکومت کی تائید اور مسلمانوں سے کیا ہوا 12 فیصد تحفظات کا وعدہ اور اسکی فراہمی، ریاست ٹمل ناڈو کے طرز پر شیڈول (3)9 کے تحت 50 فیصد سے تجاوز اور مرکزی حکومت کو منوانے کی ذمہ داری، کے چندرشیکھر راؤ نے لیتے ہوئے اپنے تمام اراکین پارلیمان کو بی جے پی کے حوالے کردیا تھا اور جب تحفظات سے متعلق چندرشیکھر راؤ سے سوال کیا جانے لگا تو انہوں نے اس مسئلے کو برفدان کی نظر کردیا، جسکے نتیجے میں مسلمانوں کی اکثریت نے ان کے خلاف کانگریس کو اس لیے ترجیح دی کہ کانگریس پارٹی مسلمانوں کے دیرینہ اور حل طلب مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر اہمیت دیتے ہوئے اسے حل کرے گی لیکن کانگریس جہاں حصول اقتدار کے بعد تلنگانہ کے مسلمانوں سے کئے ہوئے وعدوں کو فراموش کر بیٹھی ہے اور جب ریاستی کابینہ میں مسلمانوں کی نمائندگی پر سوالات کئے جانے لگے تو ریونت ریڈی چیف منسٹر، کانگریس ہائی کمان کے اعلی کمان کی دہائی دیتے ہوئے خود ان کے دیے گئے بیانات، اعلانات اور انتخابی منشور میں مسلمانوں سے کیے گئے وعدوں کو نہ صرف بھلادیا بلکہ خود کو اس سے بری الذمہ کرلیا ہے، اب تک تلنگانہ کی کانگریس حکومت کی جانب سے وعدوں کو پورا کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی اور نہ اسکے امکانات دکھائی دے رہے ہیں۔ بلکہ اس کے برخلاف غیر ضروری طور پر مختلف مسائل کا شکار بناتے ہوئے مسلمانوں کو دیگر چیزوں میں الجھانے کی کوشش کی جا رہی ہے، کابینہ میں کسی مسلم کو شامل نہ کیے جانے سے مسلمانوں میں ایک غلط پیغام پہنچا ہے، کیا کانگریس بھی بی جے پی کے نقش قدم پر گامزن ہے؟ حالانکہ انتخابات سے قبل کانگریس نے مسلمانوں کی تائید وحمایت حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا اور ان کا اعتماد حاصل کرنے مائنارٹیز ڈیکلریشن بھی جاری کیا تھا، جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ مسلمانوں نے ریاست میں کھل کر کانگریس پارٹی کا ساتھ دیا، مسلمانوں کو بڑی امید تھی کہ کانگریس کے اقتدار میں آنے کے بعد کم از کم دو مسلم وزراء کابینہ میں شامل ہوں گے، کیونکہ راہل گاندھی یہ کہا کرتے تھے کہ جس کی جتنی آبادی اس کی اتنی حصہ داری ہوگی لیکن ریاست میں کانگریس کے اقتدار حاصل کرنے کے بعد مسلمان بری طرح نظر انداز کئے جانے لگے ہیں، مسلمانوں سے کیا گیا کوئی وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔

جبکہ کانگریس پارٹی کے دوسرے قائدین اور خود سی ایم ریونت ریڈی اس بات کا اعتراف کرتے رہے ہیں کہ ریاست میں کانگریس کو اقتدار پر لانے میں مسلمانوں نے کلیدی اور اہم کردار ادا کیا ہے، مسلمانوں کے بغیر کانگریس پارٹی کو تلنگانہ میں حکومت اور اقتدار نہیں مل سکتا تھا لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی حصہ داری کی بات نہیں کی جارہی ہے اور نہ ان سے کئے گئے وعدوں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے، مسلمانوں کے ساتھ مسلسل ناانصافی کانگریس حکومت کو مہنگی پڑ سکتی ہے، آنے والے دنوں میں کانگریس پارٹی کو اسکا خمیازہ بھگتنا پڑے گا، دس سال اقتدار میں رہنے کے بعد کے چندرشیکھر راؤ یہ سمجھنے لگے تھے کہ اب یہ کرسی اور اقتدار ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا، یہ اقتدار ہمیشہ ہمارے پاس رہے گا، انکا فرعونی انداز، غرور وتکبر اور ناانصافی و وعدہ خلافی بالآخر اسے لے ڈوبا اور وہ اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے، ریاست کی کانگریس حکومت بھی سابقہ حکومتوں کی انہی غلطیوں کو دہرانے کی کوشش کر رہی ہے، انہیں یاد رکھنا ہوگا کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکے بازی، ناانصافی، وعدہ خلافی اور جملے بازی سے کام لیا تو جس طریقے سے بی آر ایس حکومت کو مسلمانوں نے اقتدار سے باہر کردیا تھا، کانگریس کو بھی ایک دن یہ سودا مہنگا پڑے گا، کانگریس حکومت کو یہ یاد رکھنا ہوگا کہ اگر مسلمان اقتدار پر بٹھا سکتے ہیں تو پھر کرسی سے اتار بھی سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر یہ بحث ہو رہی ہے کہ کیا مسلمان اس سماج کا حصہ نہیں ہے؟ مسلمانوں کو ان کے حق کے حصول کے لیے جدوجہد نہیں کرنی چاہیے؟ کیا مسلمان سیاسی جماعتوں کے رحم وکرم پر ہیں؟ یا وہ اپنے حقوق حاصل کرنا جانتے ہیں تلنگانہ ریاستی کابینہ میں مسلم وزیر کی عدم شمولیت پر سوشل میڈیا پر اس طرح کے تبصرے عام ہونے لگے ہیں اور کانگریس پارٹی کو راست نشانہ بناتے ہوئے یہ کہا جا رہا ہے کہ تلنگانہ میں حصول اقتدار کے لیے کانگریس نے بھاری تعداد میں مسلم ووٹ حاصل کرنے کے باوجود مسلمانوں کو کابینہ میں شامل نہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔

کانگریس نے تلنگانہ میں تشکیل حکومت کے 18 ماہ بعد کی گئی کابینہ کی دوسری توسیع کے دوران ریاست کے مسلمانوں کو کابینہ میں شامل نہ کرنے کے باوجود اسے سماجی انصاف سے تعبیر کرتے ہوئے مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کا کام کیا ہے، یو پی اے حکومت میں ڈاکٹر منموہن سنگھ نے ملک بھر میں مسلمانوں کی سماجی معاشی اور تعلیمی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے جو کمیٹی تشکیل دی تھی اور جسٹس راجندر سچر کمیٹی نے جب اپنی رپورٹ پیش کی تو یہ رپورٹ ملک بھر میں مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی تھی کیونکہ جسٹس راجندر سچر نے اپنی رپورٹ میں اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت دلتوں سے بدتر ہے لیکن تلنگانہ میں کانگریس حکومت کی جانب سے مسلمانوں کو کابینہ میں شامل نہ کرتے ہوئے سماجی انصاف کا دعوی کیا جا رہا ہے جبکہ دلتوں کو ریاستی کابینہ میں بھرپور نمائندگی دی گئی ہے، ایکس پلیٹ فارم پر کیے گئے ایک تبصرے میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں کانگریس نے اپوزیشن بی آر ایس سے محض 05.2 فیصد زائد ووٹ حاصل کرتے ہوئے اقتدار حاصل کیا ہے اور زائد از 6.3 فیصد مسلم ووٹ جو کہ بی آر ایس سے کانگریس کی جانب منتقل ہوا جو مجموعی اعتبار سے ایک لاکھ 60 ہزار سے زائد ہیں، اس کے باوجود کانگریس حکومت نے مسلمانوں کو کابینہ میں جگہ فراہم نہیں کی اور یہ باور کروانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ حکومت نے سماجی انصاف کیا ہے، سوال یہ بھی کیا جارہا ہے کہ تلنگانہ میں کانگریس کی حکومت ہے یا بی جے پی کی سرکار ہے؟ کیونکہ دونوں پارٹیاں مسلمانوں سے ناانصافیاں کررہی ہیں اور ان کے حقوق کو سلب کررہی ہیں، یہ بھی پوچھا جارہا ہے کہ ریاست کے 50 لاکھ مسلمان اس سماج کا اور اس ملک کا حصہ ہیں یا نہیں؟ کیا مسلمان ملک کی سیاسی پارٹیوں کے لئے صرف ووٹ بینک کی حیثیت رکھتے ہیں؟ افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ اقتدار کے حصول کے لیے سیاسی پارٹیاں اور سیاسی لیڈران کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں لیکن اقتدار ملتے ہی ان کے تیور یکسر بدل جاتے ہیں، یہ لیڈران اور قائدین ووٹ مانگنے کے لیے دربدر کی ٹھوکریں ضرور کھاتے ہیں ہر ایک شخص خصوصا مسلمانوں کی دہلیز پر اپنی پیشانی رگڑتے دکھائی دیتا ہے اور اقتدار ملتے ہی وہ اپنی اصلیت دکھانے لگتے ہیں، یہ خیال غلط نہیں ہے کہ ملک کی ساری پارٹیاں چاہے وہ کانگریس ہو، بی آر ایس ہو یا بی جے پی، تیلگو دیشم، جنتا دل یونائٹیڈ، ایس پی، بی ایس پی، آر جے ڈی یا پھر کوئی اور پارٹی ہو سب ایک ہی جیسی ہیں اور سب مسلمانوں کو پس پشت ڈال دیتی ہیں، سوال یہ بھی ہے کہ سیاسی پارٹیاں بار بار مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہوجاتی ہیں اور مسلمان ہمیشہ دھوکہ کیوں کھاتا رہتا ہے؟ آخر اس مسئلے کا حل کیا ہے کیوں مسلمان بار بار دھوکہ کھاتے ہیں جبکہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا، پھر کیوں ہم بار بار ایک ہی سوراخ ڈسے جاتے ہیں، جھوٹے وعدے اور جھانسے میں آجاتے ہیں، کیا ہم مسلمانوں کو اس پر غور نہیں کرنا چاہیے؟

تلنگانہ کابینہ میں مسلم وزیر کی عدم شمولیت پر اردو صحافتی ادارے بھی متحد نظر آرہے ہیں اور اردو صحافتی گوشوں سے مسلمانوں کے ساتھ اس ناانصافی کے متعلق آواز اٹھائی جانے لگی ہے اور کانگریس کے اس اقدام کی مذمت کی جانے لگی ہے، حکومت تلنگانہ کابینی توسیع پر اردو صحافتی گوشوں میں ناراضگی اخبارات میں نمایاں طور پر نظر آنے لگی ہے، کیونکہ کانگریس کے علاوہ کابینی وزراء کی جانب سے گزشتہ دنوں ہونے والے کابینہ کی توسیع کو سماجی انصاف قرار دیا جارہا تھا، لیکن اردو ذرائع ابلاغ کی خبروں میں حکومت اور کانگریس کے دعوؤں پر استفسار کیا جارہا ہے کہ آیا اگر یہ کانگریس کا سماجی انصاف ہے تو اس سماجی انصاف ※ میں مسلمان کہاں ہیں اور مسلمانوں کی شمولیت کے بغیر یہ کیسا سماجی انصاف ہے اور یہ کس طرح ممکن ہے؟ اردو صحافت جو ہمیشہ مسلمانوں کے مسائل پر بانگ دہل آواز اٹھاتی رہی ہے، خواہ وہ مسلمانوں سے جڑا ہوا کوئی مسئلہ ہو، شہر حیدرآباد کی اردو صحافت کو اس بات کا اعزاز حاصل ہے کہ جب کبھی مسلمانوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا خواہ وہ حکومت کی جانب سے مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی ہو یا پولیس کے مظالم ہوں یا پھر سرکاری محکمہ جات میں مسلمانوں کے ساتھ کی جانے والی ناانصافیاں ہوں اس طرح کی تمام حرکات کے خلاف اردو صحافتی اداروں نے ہمیشہ غیر جانبدارانہ آواز کو بلند کرکے حقائق کو پیش کیا اور ان تفصیلات کو منظر عام پر لانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے، جو یقینا قابل تعریف ہے، جون 2025 کو ریاستی کابینہ کی توسیع میں مسلم وزیر کو نہ شامل نہ کرنے پر اردو صحافتی اداروں نے متحدہ طور پر اس بات پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے کہ حکومت نے سماجی انصاف کا نعرہ دینے کے باوجود مسلمانوں کو نظر انداز کرنے کی پالیسی اختیار کی جو قابل مذمت ہے، مسلمانوں کو کابینہ میں شامل کرنے سے گریز پر اخبارات میں شائع خبروں میں انتخابات سے قبل مسلمانوں سے کئے گئے وعدوں پر عمل کے علاوہ دیگر امور کا بھی احاطہ کیا گیا ہے، اردو اخبارات میں شائع خبروں میں دلتوں اعلی ذات، قبائلی اور پسماندہ طبقات کے ساتھ سماجی انصاف اور ان کو کابینہ میں دی گئی جگہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ریاست میں مسلمانوں کے سوا دیگر تمام طبقات کے ساتھ سماجی انصاف کیا جانے لگا ہے لیکن مسلمان اس سماجی انصاف کا حصہ نہیں ہے۔ پھر یہ کیسا سماجی انصاف ہے؟

(کالم نگار، معروف تجزیہ نگار اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)

'2500 روپے دیں اور پولیس میں نوکری حاصل کریں': جعلی پولیس سٹیشن بنا کر ملازمت کے نام پر دھوکے کی کہانی

انڈیا کی ریاست بہار کے پورنیہ ضلع میں ایک جعلی پولیس تھانہ کھول کر پولیس میں ملازمت دینے کے دھوکے کا پردہ فاش ہوا ہے۔ پورنیہ ضلع کے علاقے موہنی پنچایت میں پولیس سٹیشن کا کیمپ آفس بنا کر نوجوانوں سے رقم کے عوض ٹریننگ اور ملازمت دینے کا دھوکہ کیا گیا ہے۔ علاقے کے نوجوانوں کی پولیس میں ملازمت دینے کے لیے کروائی جانے والی یہ فرضی ٹریننگ دسمبر 2024 سے جنوری 2025 کے درمیان ہوئی تھی، جس میں بہار کے محکمہ پولیس میں گرام رکشادل اور ہوم گارڈ فورس میں نوکری دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ لیکن پورنیہ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کارتیکیہ کے شرما کا کہنا ہے کہ 'فرضی یا جعلی پولیس سٹیشن نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ گرام رکھشا دل کو پنچایت راج محکمہ کے تحت 30 دنوں تک تربیت دی جاتی ہے۔' تاہم اس جعلی پولیس سٹیشن بنانے اور علاقے کے نوجوانوں سے رقم کے عوض پولیس میں ملازمت دینے کا جھانسہ دینے والے مرکزی ملزم کا تعلق بھی بہار گرام رکھشا دل فورس سے ہے۔ کارتیکیہ کے شرما کے مطابق کہ 'ملزم نے کچھ لوگوں کو نوکریوں کا وعدہ کر کے دھوکہ دیا ہے۔ اب تک ہمیں ایسی 25 شکایتیں موصول ہوئی ہیں۔ اس پورے معاملے میں مقامی رہنما کے کردار کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔'

یہ معاملہ ہے کیا؟: انڈیا کی ریاست بہار میں دسمبر 2024 میں بہار ریاست دالپتی اور گرام رکھشا دل کے بینر تلے ایک ماہ طویل ٹریننگ کیمپ کا انعقاد کیا گیا تھا جو پورنیہ ضلع کے قصبہ تھانہ کے علاقے موہانی میں ایک مڈل سکول میں چل رہا تھا۔ بہار گرام رکھشا دل اور دالپتی فورس کے اہلکار کسی بھی ہنگامی صورت حال میں دیہی علاقوں میں کام کرتے ہیں۔ یہ 18 سے 30 سال کی عمر کے نوجوانوں پر مشتمل فورس ہے جو آگ، سیلاب، وبا، امن برقرار رکھنے اور ہجوم کو کنٹرول کرنے جیسے حالات میں ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔ یہ تربیت مکمل کرنے والے نوجوانوں اور خواتین نے اب شکایت کی ہے کہ انھیں نوکریوں کا وعدہ کر کے دھوکہ دیا گیا ہے۔ بی بی سی نے کئی شکایت کنندگان سے بات کی ہے جنھیں اس دھوکے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ سالہ سجنا کمار جنھوں نے قصبہ پولیس سٹیشن میں شکایت درج کروائی ہے بی کام کی طالب علم ہیں۔

انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ تقریباً نو مہینے پہلے، ہم سے 1500 روپے لیے گئے تھے۔ ہم ٹریننگ لینے کے لیے کچھ دنوں کے لیے سکول میں قائم ٹریننگ کیمپ گئے تھے، اور ملزم نے ہمیں بتایا کہ اگر گرام رکھشا تخت سے منظوری مل جاتی ہے، تو ہم سب کو سرکاری نوکری مل جائے گی۔ لیکن اب ملزم فرار ہو گیا ہے۔ ایک اور نوجوان خاتون کا کہنا تھا کہ ہم ملزم کو نیشنل کیڈٹ کور سے جانتے تھے، ہم اسے اپنا بھائی سمجھتے تھے، اس نے گذشتہ ایک سال میں تقریباً 300 لوگوں کو دھوکہ دیا، اس کے پاس ڈگری نہ ہونے کے باوجود اس نے سرکاری سکول میں جعلی تھانہ قائم کیا اور ایک پولیس انسپکٹر کی طرح گھومتا رہا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ملزم نے میری ماں کو یونیفارم بھی دیا اور بتایا کہ اسے سرکاری نوکری مل گئی ہے۔ لیکن میری ماں نے کبھی کوئی تنخواہ وصول نہیں کی۔ وردی پر جس پر (بہار گرام رکھشا دل) لکھا ہوا ہے۔ اس نے ہم سے دس ہزار سے پندرہ ہزار روپے مانگے اور کہا کہ آپ کی تنخواہ 22 ہزار روپے ہوگی۔ اس نے مجھے بھی جوائن کرنے کو کہا۔ لیکن مجھے شک ہوا۔ بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ ملزم نے بھاگلپور، سپل، پورنیہ اور کٹیہار سمیت کئی اضلاع کے نوجوانوں کو نوکریوں کا وعدہ کر کے دھوکہ دیا ہے۔ ایک شخص نریش کمار رائے نے بتایا کہ میں نے گرام رکھشا دل فورس کا فارم اس وقت بھرا تھا جب میں بے روزگار تھے۔ پھر مجھے ملزم کا فون آیا کہ مجھے سلیکٹ کر لیا گیا ہے۔ میں نے قرض لیا اور اسے 1500 روپے اور پھر 2500 روپے دیئے۔ پہلے اس نے کہا کہ ہمیں نوکری مل جائے گی، پھر اس نے ہمیں دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔

قصبہ تھانے کی 'موہانی' برانچ: مقامی صحافی سید تحسین علی کا کہنا ہے کہ بیٹانہ میں ذیلی صحت مرکز کی عمارت کے ایک طرف ایک سکول چل رہا ہے، دوسری طرف ایک چھوٹی سی عمارت خالی ہے۔ ملزم نے اس خالی عمارت کو (جعلی) پولیس سٹیشن میں تبدیل کر دیا تھا۔ انھوں نے مزید بتایا کہ ملزم نے یہ کہا کہ یہ قصبہ تھانے کی برانچ ہے، وہ وہاں پولیس کی وردی میں بیٹھتا تھا اور بے روزگار لوگوں کو دھوکہ دے رہا تھا۔ گاؤں والوں کو اپنی طاقت دکھانے کے لیے اس نے پولیس والوں کے ساتھ سیلفی لی اور سوشل میڈیا پر پوسٹ کی۔ ملزم جن کی عمر تقریباً 25 سال ہے، کے بارے میں صرف یہ معلوم ہے کہ وہ این سی سی کے رکن تھے۔ وہ این سی سی کے ذریعے زیادہ تر لوگوں سے رابطے میں رہا ہے۔ ملزم نے دسمبر 2024 میں ایک تصویر لگائی تھی جس میں اس نے مدھیہ ودیالیہ میں بہار راجیہ دل اور گرام رکھشا دل کا بینر اٹھایا تھا اور اس پر قصبہ تھانہ لکھا ہوا تھا۔ ملزم نے ایک ماہ تک نوجوانوں کو خالی سکول کی عمارت میں جعلی پولیس سٹیشن قائم کر کے تربیت دی اور 26 جنوری 2025 کو جب تربیت کا دورانیہ ختم ہونے کا کہا گیا تو اس نے باضابطہ طور پر موہانی گاؤں کے سربراہ شیا مندر اور ان کو مہمان کے طور پر مدعو کیا۔

شیامندر اورن نے ان نوجوانوں اور نوجوان خواتین کو مبارکباد دی جنھوں نے مبینہ طور پر پولیس تربیت مکمل کی تھی۔ ٹریننگ کے بعد ملزم نے ان تمام نوجوانوں کو باضابطہ طور پر پولیس آئی ڈی کارڈ بھی جاری کئے۔ شیام سندر نے بی بی سی کو بتایا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا۔ ملزم نے آکر مجھے تربیت کے متعلق بتایا اور میں نے سوچا کہ پولیس سٹیشن کو اس بارے میں علم ہوگا۔ اس نے نوجوانوں اور خواتین کو تربیت دی۔ میں مقامی رہنما ہوں، اگر کوئی مجھے کسی تقریب کے لیے بلائے گا تو میں جاؤں گا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا سکول میں اس طرح کی سرگرمیوں کی اجازت ہے، تو انھوں نے کہا کہ گاؤں کے سکول ٹیچر کیمپ چلانے کے لیے سرکاری خط مانگتے رہے، لیکن ملزم نے ایسا کوئی لیٹر کبھی نہیں دیا۔ وہ یہ کہتے ہوئے ٹالتا رہا کہ سرکاری اجازت نامہ پٹنہ سے آنا ہے جب آئے گا میں دے دوں گا۔ پوری ٹریننگ کے دوران کچھ بھی مشتبہ واقعے پیش نہیں آیا تھا۔ ملزم اس وقت مفرور ہے پولیس مقامی رہنما شیام سندر کے کردار کی بھی تفتیش کر رہی ہے۔

مردوں کی نظروں کا جُھک جانا: قوم کا سدھار

از: آمنہ یٰسین ملک (بدریون پلوامہ، کشمیر)

کسی بھی قوم کی بنیاد مرد وعورت سے مل کر بنتی ہے، لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جب مرد اپنی نگاہیں جُھکا لیتے ہیں، تو نہ صرف خاندان بلکہ پوری قوم کے اندر تطہیر، فلاح اور ترقی کا راستہ کھلتا ہے۔

نگاہ: یہ ایک چھوٹا سا لفظ ہے، مگر اس کی طاقت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ایک پاکیزہ نگاہ نہ صرف دل کو صاف رکھتی ہے بلکہ معاشرے میں بے حیائی، فتنہ وفساد اور اخلاقی زوال کے دروازے بند کر دیتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مؤمن مردوں کو سب سے پہلے یہی حکم دیا:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِ※م..." (النور:30)

کہہ دو مؤمن مردوں سے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں..."

یہ پہلی تربیت ہے ایک مضبوط اور صالح مرد کے لیے۔ نگاہ اگر جُھکی ہوگی تو نیتیں سنوریں گی، نیتیں سنوریں گی تو عمل پاک ہوگا، اور جب عمل پاک ہوگا تو وہی مرد قوم کا معمار بنے گا، نہ کہ اس کا بگاڑ۔

نگاہ کی لغزش: ایک قوم کی تباہی کی سیڑھی: جب مرد کی نگاہ بے لگام ہوجائے، تو وہ عورت کو صرف جسم تک محدود کر کے دیکھتا ہے۔ پھر بازاروں میں عزتیں نیلام ہوتی ہیں، اسکولوں میں حیا دم توڑتی ہے، اور گھر کی چاردیواری میں ماں، بہن، بیٹی خود کو غیر محفوظ محسوس کرتی ہے۔ اس وقت مرد صرف ایک فرد نہیں ہوتا، وہ پورے معاشرے کو ایک زہریلی سوچ کے ساتھ متاثر کرتا ہے۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے: اگر نگاہ جُھکی ہو، تو زبان خود شائستہ ہوجاتی ہے، ہاتھ ظلم سے رُک جاتا ہے، قدم گناہ سے ہٹ جاتے ہیں، اور دل میں اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔ قوم کا سدھار: ابتدا مرد کی نگاہ سے: قوموں کی اصلاح تقریروں سے نہیں، کردار سے ہوتی ہے۔ اور کردار کی پہلی سیڑھی "نگاہ" ہے۔ ہر باپ اگر اپنی نگاہ کو جُھکا لے، تو بیٹے کو شرم وحیا ورثے میں ملے گی۔ ہر استاد اگر اپنے شاگرد پر باپ جیسی نگاہ رکھے گا، تو طالب علم علم کے ساتھ اخلاق بھی سیکھے گا۔ ہر رہنما اگر اپنی نگاہ کو باحیا رکھے گا، تو قوم عزت سے سر اٹھا کر چلے گی۔ نگاہ کا جُھک جانا، عورت کے احترام کی علامت ہے۔ یہ بزدلی نہیں، بلکہ اندرونی طاقت کی علامت ہے۔ ایسا مرد نہ صرف خود کو کنٹرول کرتا ہے، بلکہ دوسروں کے لیے بھی فتنوں کے دروازے بند کر دیتا ہے۔

مرد کی نگاہ: ایک دعا، ایک تربیت: آج ضرورت اس امر کی ہے کہ والدین اپنے بیٹوں کو نگاہ کی اہمیت سکھائیں۔ مسجدوں میں امام صرف نماز نہ پڑھائیں بلکہ نگاہوں کی تربیت بھی کریں۔ میڈیا اگر کردار دکھائے تو وہ ایسا مرد دکھائے جو نگاہیں جُھکا کر ماں، بہن، بیٹی کا محافظ بنے نہ کہ ان کا شکاری۔

اگر قوم کے مرد اپنی نگاہ جُھکا لیں، تو زنا کے دروازے بند ہوسکتے ہیں، طلاق کی شرح کم ہوسکتی ہے، معاشرتی بدامنی ختم ہوسکتی ہے، اور سب سے بڑھ کر عورت اپنے وجود کے ساتھ محفوظ محسوس کرسکتی ہے۔

ایک انقلابی سوچ کی دعوت: مردوں کی نظروں کا جُھک جانا" کوئی کمزوری نہیں، بلکہ ایک انقلابی قدم ہے۔ یہ وہ لمحہ ہے جب ایک فرد کا تقویٰ پوری قوم کی نجات بن سکتا ہے۔ ہمیں ضرورت ہے ایسے مردوں کی، جو نگاہ سے جُھک کر تربیت دیں، اور نگاہ سے جُھک کر انقلاب برپا کریں۔ کیونکہ جہاں مرد کی نگاہ جُھکتی ہے۔۔۔ وہیں سے قوم کا سر اُٹھتا ہے۔

شاہی ریاست 'ماناودر' کے پاکستان سے الحاق کا تنازع اور اس کے آخری حکمران کے پاکستان میں گزرے دنوں کی داستان

وقار مصطفیٰ
صحافی و محقق

فاطمہ خیر نے پہلے ہی جملے میں جزیرہ نما کاٹھیاواڑ کی پاکستان کے ساتھ الحاق کرنے والی اس ریاست کا نام 'ماناودر' ادا کیا، جسے عام طور پر مناوَدر لکھا جاتا ہے، تو میں نے اسی کو مستند جانا۔ فاطمہ خیر نے بی بی سی اُردو سے کینیڈا سے بذریعہ فون بات کی۔ وہ ریاست 'ماناودر' کے آخری حکمران نواب غلام معین الدین خان جی کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں، جن کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے اعلان کو نہ مانتے ہوئے 22 اکتوبر 1947 کی غبار آلود صبح، دھول اڑاتے انڈین فوجی قافلے اس ریاست میں داخل ہو گئے اور دوپہر تک یہ چھوٹی سی شاہی ریاست انڈیا کے زیر انتظام آچکی تھی۔ مغل سلطنت کے زوال کے دنوں میں صوبہ گجرات کے طاقتور شاہی عہدیدار یعنی جونا گڑھ کے بابی خاندان نے کئی علاقوں پر اپنی حکمرانی قائم کر لی تھی۔ جونا گڑھ کے نواب محمد بہادر خان جی اول نے سنہ 1733 میں اپنے چھوٹے بھائی دلیر خان جی بابی کو 'بانٹوا' کا علاقہ عطا کیا اور یوں بانٹوا-ماناودر، یا مختصراً ماناودر ریاست کی تشکیل ہوئی۔

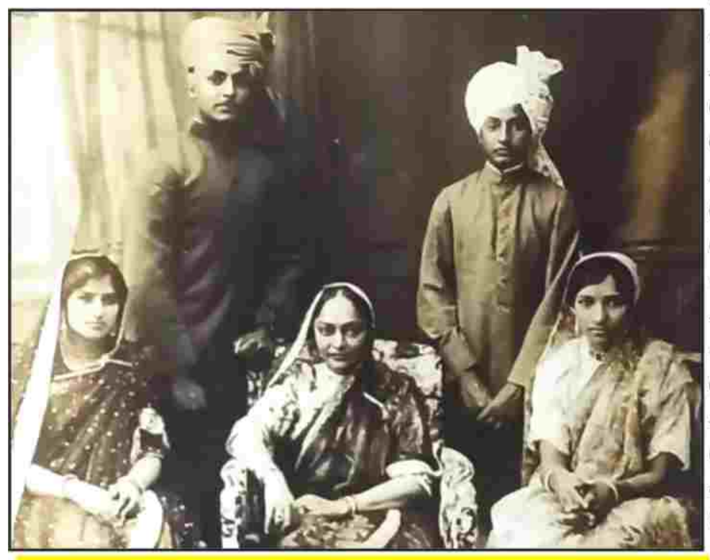

مناودر میں بنائی گئی تصویر: نواب غلام معین الدین خان جی اپنی والدہ، بھائی اور بہنوں کے ہمراہ

سنہ 1818 میں یہ تیسرے درجے کی ریاست کے طور پر برطانوی تحفظ میں آئی۔ ماناودر کے حکمران نواب فتح الدین خان جی کی وفات ہوئی تو اُن کے بیٹے معین الدین خان جی سات سال کے تھے۔ اپنے نابالغ بیٹے کی نائب کے طور پر اُن کی والدہ فاطمہ صدیقہ بیگم نے سنہ 1931 تک ایسی اچھی حکمرانی کی کہ خان جی کے 20 سال کی عمر میں باقاعدہ تخت سنبھالنے تک اُن کی خوش انتظامی کے اعتراف میں ریاست کو دوسرے درجے کی حیثیت دے دی گئی۔ جدید جنوبی ایشیا کے مؤرخ ڈاکٹر یعقوب خان بنگش کے مطابق 'کاٹھیاواڑ کے 22,000 مربع میل کے کل رقبے اور 40 لاکھ کی آبادی کے ساتھ یہ پورا خطہ 14 سلامی ریاستوں (ان ریاستوں کے سربراہوں کو توپوں کی سلامی ملتی تھی)، 17 غیر سلامی ریاستوں اور 191 دیگر جاگیروں پر مشتمل تھا۔' جب 1947 میں ہندوستان آزاد ہوا تو جولائی 1947 کے 'انڈین انڈیپنڈنس ایکٹ' کے تحت ان شاہی ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ پاکستان یا انڈیا میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق کرسکتی ہیں۔ ڈاکٹر یعقوب خان بنگش اپنی کتاب 'اے پرنسلی افیئر: دی ایکسیشن اینڈ انٹیگریشن آف دی پرنسلی سٹیٹس آف پاکستان 1947-1955' میں لکھتے ہیں کہ جونا گڑھ کا 15 ستمبر 1947 کو پاکستان سے الحاق اس ایکٹ کا پہلا امتحان تھا۔

'ایک مسلم نواب کی زیر حکومت یہ ہندو اکثریتی ریاست تین اطراف سے انڈیا میں گھری ہوئی تھی اور اس کا واحد کھلا راستہ بحیرہ عرب کی جانب تھا۔ جب نواب (جونا گڑھ) نے پاکستان سے الحاق کیا تو انڈیا نے جونا گڑھ کی معاشی ناکہ بندی کی اور سامل داس گاندھی کی قیادت میں بمبئی میں ایک 'عارضی حکومت' کو تسلیم کر کے جونا گڑھ میں مظاہرے کروائے اور فوجی دباؤ بڑھایا۔' بانی پاکستان محمد علی جناح نے ان اقدامات پر سخت احتجاج کیا لیکن انڈیا نے جونا گڑھ کے الحاق کو اپنی کے خلاف قرار دے کر موقف سخت کر لیا۔' وہ مزید لکھتے ہیں کہ 'ماناودر، بابریاواڑ اور منگرول تینوں ریاستیں 1943 کی پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ اٹیچمنٹ سکیم کے تحت کسی نہ کسی درجے میں جونا گڑھ سے منسلک تھیں۔'

ماناودر کے خان نے 24 ستمبر 1947 کو پاکستان سے الحاق کا اعلان کیا۔ جناح پیپرز میں بتایا گیا ہے کہ خان صاحب آف ماناودر نے بانی پاکستان محمد علی جناح کے نام خط میں لکھا کہ 'اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری ریاست مملکت پاکستان میں شامل ہوگئی۔' انھوں نے پاکستان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا۔ 'جناح پیپرز' کے مطابق جناح کی جانب سے جواب لکھا گیا کہ 'پاکستان کے لیے آپ کی نیک خواہشات کا شکریہ۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے عوام کے لیے آپ کی ہمدردی، حمایت، باہمی اتحاد، نظم وضبط اور دوستوں کی مدد سے ہم پاکستان کی تعمیر اس طرح کر سکیں گے کہ وہ دنیا کی امن پسند اقوام کے اہم پایہ ہو جائے۔' بنگش لکھتے ہیں کہ 'اس سے پہلے 20 ستمبر کو منگرول کے شیخ نے انڈیا سے اس شرط پر الحاق کیا تھا کہ وہ اسے جونا گڑھ سے آزاد ریاست تسلیم کرے۔ دو ہی گھنٹے بعد شیخ نے الحاق واپس لے لیا لیکن انڈیا نے اس انکار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، یہ موقف اپناتے ہوئے کہ گورنر جنرل الحاق کو منظور کر چکے ہیں۔'

'اس صورتحال سے چوکنا ہو کر جونا گڑھ نے 21 ستمبر 1947 کو اپنے ماتحت علاقے بابریاواڑ میں فوج بھیج دی۔ اُدھر بابریاواڑ کے 51 دیہات کے رہنماؤں نے پہلے ہی انڈیا سے الحاق کا اعلان کر دیا تھا، جس پر انڈیا نے کارروائی کا فیصلہ کیا۔ اس کا موقف تھا کہ برطانوی بالادستی کے خاتمے کے بعد الحاق سکیم اور جاگیردارانہ رشتے بھی ختم ہو چکے تھے، لہٰذا یہ ریاستیں اب جونا گڑھ کی تابع نہیں رہیں۔' وی پیلا پنگونی (وی پی) مینن کو انڈیا کے وزیر داخلہ ولبھ بھائی پٹیل نے شاہی ریاستوں کو انڈیا میں شامل کرنے کا کام سونپا تھا۔ وی پی مینن نے ماناودر کے پاکستان سے الحاق کے فیصلے پر اپنے 19 ستمبر کے دورے کے دوران راج کوٹ میں ماناودر کے حکمران، جنھیں خان صاحب آف ماناودر کہا جاتا تھا، پر انڈیا کے ساتھ الحاق پر دباؤ ڈالا لیکن وہ اپنے فیصلے پر قائم رہے۔

مینن نے اپنی کتاب 'دی سٹوری آف دی انٹیگریشن آف انڈین سٹیٹس' میں لکھا ہے کہ 'ماناودر کے خان اور منگرول کے شیخ کا رویہ مشکوک تھا۔ اُن میں سے کسی نے ابھی تک انڈیا سے الحاق نہیں کیا تھا۔'

'میں نے ان دونوں کو ٹیلی گرام بھیج کر کہا تھا کہ وہ 18 تاریخ کو شام پانچ بجے مجھ سے ملیں۔ خان کی بجائے ماناودر کے دیوان آئے۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں خود خان سے ملنا چاہتا ہوں۔ خان صاحب مجھ سے ملنے آئے۔ میں نے ان سے ان کے رویے کی وضاحت طلب کی۔ انھوں نے جواب دیا کہ وہ پہلے ہی پاکستان کے ساتھ ایک تعطل کا معاہدہ کر چکے ہیں اور ماناودر کو اُس ڈومینین (پاکستان) میں شامل ہونے کی اجازت دی جانی چاہیے۔' مینن لکھتے ہیں کہ 'میں نے انھیں سمجھایا کہ حکومت ہند کے لیے یہ ناقابل برداشت ہے کہ انڈیا کی حدود میں پاکستان کے علاقے ہوں۔ وہ پریشان تھے۔ مجھے بعد میں بتایا گیا کہ وہ مجھ سے ملنے آنے سے پہلے (پاکستان کے دارالحکومت) کراچی سے ٹیلی فون پر بات چیت کر چکے تھے اور انھیں ثابت قدم رہنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔' 'میں نے اُن سے کہا کہ اگلی صبح تک اپنا حتمی فیصلہ مجھے بتا دیں۔ انھوں نے وعدہ کیا کہ وہ پورے معاملے پر غور کریں گے اور اگلی صبح دوبارہ مجھ سے ملنے آئیں گے۔ انھوں نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔' آسٹریلوی مصنف اور محقق جان زوبرزیکی اپنی کتاب 'دی تھرونڈ: دی ڈاؤن فال آف انڈیاز پرنسلی سٹیٹس' میں لکھتے ہیں کہ 'دونوں ریاستوں (جونا گڑھ اور ماناودر) نے اپنا قانونی حق استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے ساتھ الحاق کر لیا تھا۔' ماناودر کا رقبہ 260 مربع کلومیٹر تھا اور اس کی آبادی لگ بھگ 35000 تھی۔ بابریاواڑ اور منگرول ریاستیں اس سے بھی چھوٹی تھیں۔ تینوں ریاستیں کاٹھیاواڑ جزیرہ نما کی سب سے بڑی ریاست جونا گڑھ سے گھری ہوئی تھیں۔ جونا گڑھ کا رقبہ 9,000 کلومیٹر اور آبادی 700,000 تھی، جس میں سے 82 فیصد ہندو تھے۔ سوم ناتھ کا مندر اسی جونا گڑھ میں تھا۔' ساحلی ریاست جونا گڑھ کا پاکستان کے ساتھ واحد رابطہ ویراول کی بندرگاہ کے ذریعے تھا، جو مون سون میں ناقابل استعمال ہو جاتی تھی۔' یہی راستہ ماناودر کو بھی استعمال کرنا تھا۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے ایمانوئل میکرون سے ملاقات کی دہشت گردی کے خلاف حمایت کے لیے فرانس کا شکریہ ادا کیا

پیرس۔ 12/جون۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے فرانس کے صدر ایمینوئل میکرون سے ملاقات کی اور وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے مبارکباد پیش کی اور دہشت گردی کے خلاف فرانس کی حمایت پر اظہار تشکر کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر خارجہ جے شنکر نے لکھا، "فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون سے ملاقات کرنا اعزاز کی بات ہے۔ وزیر اعظم مودی کی مبارکباد پیش کی۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرانس کی حمایت کے مضبوط پیغام کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بات چیت سے ہماری اسٹریٹجک شراکت داری کے اعتماد، سکون اور خواہش کی عکاسی ہوتی ہے۔

مرکزی وزیر منوہر لال کھٹر اور جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے سری نگر میں بجلی اور مکانات سے متعلق منصوبوں پر جائزہ میٹنگ کی

سری نگر۔ 12/جون۔ ایم این این۔ مرکزی ہاؤسنگ اور شہری امور کے وزیر منوہر لال کھٹر اور جموں وکشمیر کے وزیر اعلی عمر عبداللہ نے ریاست کے بجلی اور ہاؤسنگ پروجیکٹوں سے متعلق سری نگر میں ایک میٹنگ کی۔ میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر منوہر لال کھٹر نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بجلی اور ہاؤسنگ اور شہری امور دونوں محکموں میں کافی کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں بھی کسی قسم کے مسائل ہیں، انہیں مرکزی حکومت کے نوٹس میں لایا گیا ہے۔ مرکزی وزیر نے گزشتہ چند مہینوں میں بجلی کے شعبے میں جموں وکشمیر کی ترقی کی ستائش کی اور کہا کہ ریاست بجلی کے شعبے میں اور اسمارٹ میٹر اور پری پیڈ اسمارٹ میٹر رکھنے کے میدان میں دوسری ریاستوں سے آگے نکل گئی ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ دونوں محکموں (بجلی اور ہاؤسنگ اور شہری امور) میں کافی کام ہو رہا ہے اور جہاں بھی کچھ مسائل ہیں، انہوں نے انہیں مرکزی حکومت کے نوٹس میں لایا ہے اور اگر یہاں مسائل ہیں تو ہم نے انہیں ان کے نوٹس میں لایا ہے، ہم انہیں آسانی کے ساتھ آگے بڑھائیں گے۔ منوہر لال کھٹر نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ بہت سا کام ہوا ہے اور جموں ریاست میں بجلی کے محکمے اور جموں کے محکمہ بجلی کے سربراہ پچھلے کچھ سالوں میں ہیں۔ خاص طور پر کچھ چیزوں میں، جیسے اسمارٹ میٹر اور پری پیڈ اسمارٹ میٹر، دیگر تمام ریاستیں ان مضامین میں بہت پیچھے ہیں، لیکن جموں وکشمیر کی کامیابی بہت زیادہ ہے۔ دریں اثنا، جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے میٹنگ میں ہونے والی بات چیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ انہیں مرکزی حکومت سے کچھ توقعات ہیں۔ عبداللہ نے کہا کہ مرکزی حکومت نے کچھ تجاویز دی ہیں جن پر ریاستی حکومت کام کرے گی اور خامیوں کو دور کرے گی۔ مرکزی وزیر نے آپ کو بتایا کہ میں نے بجلی کی وزارت اور ہاؤسنگ اور شہری ترقی کی وزارت دونوں میں خاص طور پر مرکزی اسپانسر شدہ پروجیکٹوں اور اسکیموں کی جائزہ میٹنگیں کی ہیں۔ عام طور پر، دونوں میں پیشرفت ہوئی ہے۔ اب، ہمیں مرکزی حکومت سے کچھ توقعات ہیں اور ان کا ذکر کیا گیا ہے، اور ان میں سے کچھ کوتاہیوں کو دور کرنے کے لیے تجاویز موصول ہوئی ہیں جو پائی گئی ہیں"، اور ہم عبداللہ کو بتایا کہ ہم ان پر عمل کریں گے۔

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے این سی سی ماؤنٹ ایورسٹ مہم کی ٹیم کے ساتھ بات چیت کی

نئی دہلی۔ 12/جون۔ ایم این این۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جمعرات کو نئی دہلی میں نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) کی ماؤنٹ ایورسٹ مہم کی ٹیم کے ساتھ بات چیت کی، جب ٹیم نے 18 مئی کو ماؤنٹ ایورسٹ کو کامیابی کے ساتھ سر کیا۔ بات چیت کے دوران، راج ناتھ سنگھ نے کہا، میں ماؤنٹ ایورسٹ کی بلندیوں کو سر کرنے والے کیڈٹس میں شامل ہونے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ میں کیڈٹس اور ان کے اہل خانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ این سی سی بھی اپنے کیڈٹس کو اس چوٹی پر بھیجنے کا فیصلہ کرنے کے لیے تعریف کا مستحق ہے۔ یہ آپ کے نظم وضبط اور صبر کا امتحان بھی تھا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ پوری زندگی میں چیلنجز کا مقابلہ کریں گے اور کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں گے۔ اپنے کیڈٹس میں قومی فخر کا احساس پیدا کیا۔ قبل ازیں بدھ کے روز، مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ نے بدھ کو نئی دہلی میں نیشنل کیڈٹ کور ماؤنٹ ایورسٹ مہم کی ٹیم کے ساتھ بات چیت کی، جب ٹیم نے 18 مئی 2025 کو ماؤنٹ ایورسٹ کو کامیابی کے ساتھ سر کیا تھا۔ بات چیت کے دوران، کیڈٹس نے مہم سے اپنے تجربات شیئر کیے، منصوبہ بندی، تربیت اور چیلنجز کے دوران درپیش چیلنجز کو اجاگر کیا۔ سنجے سیٹھ نے کیڈٹس کی کوششوں اور ٹیم ورک کو ان کے ناقابل یقین کارنامے پر سراہا۔

29 / جون کو پٹنہ میں وقف بچاؤ دستور بچاؤ کانفرنس کی تیاریاں زوروں پر

کثیر تعداد میں شریک ہوکر اپنی اجتماعی قوت کا احساس دلائیں:: مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی

پھلواری شریف: مرکزی حکومت نے نئے وقف ایکٹ ۲۵ میں ایسی تبدیلی کی ہے جس سے وقف کی نوعیت اور حیثیت ہی بدل گئی ہے، اس جدید قانون وقف کے ذریعہ ۱۹۹۵ کے ایکٹ میں سو سے زیادہ ترمیمات کی گئی ہیں، جن سے اوقاف کے اراضی میں خورد برد کے راستے ہموار ہو گئے ہیں، اس قانون کی خطرناکی کو سب سے پہلے اکابر امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ نے محسوس کیا اور امیر شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی نے اس کے خلاف بروقت قدم اٹھایا اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تجویز اور بہار کی ملی تنظیموں کے مشترکہ تعاون سے بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے مسلمانوں کو قانون کے نقائص و خدشات سے آگاہ کرنے کے لئے مستقل تحریک چلائی گئی ہے، وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف ۲۹ رجون کو پٹنہ کے گاندھی میدان میں ایک عظیم الشان "وقف بچاؤ، دستور بچاؤ" کانفرنس منعقد ہو رہی ہے، جس میں ان شاء اللہ لاکھوں کی تعداد میں ملک کے باشعور، سنجیدہ اور انصاف پسند افراد شریک ہوں گے، ان خیالات کا اظہار امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے قائم مقام ناظم مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے اخباری نمائندوں سے کہا، انہوں نے کہا کہ گاندھی میدان میں منعقد ہونے والی کانفرنس کی تیاری زوروں پر جاری ہے، امارت شرعیہ کے ذمہ دار احباب، علماء کرام علاقوں کے دورے پر ہیں اور ہر جگہ مشاورتی اجلاس کر کے لوگوں کو گاندھی میدان پہونچنے کی ترغیب دے رہے ہیں، اس کے لئے مقامی کمیٹیاں بھی تشکیل دی جارہی ہیں اور اس کے ذمہ دار بھی مقرر کئے جا رہے ہیں تاکہ وہ نظم وضبط اور ڈسپلین کے ساتھ مجمع کو گاندھی میدان تک لاسکیں، اس طرح وہ چھوٹی بڑی گاڑیوں سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ گاندھی میدان پہونچیں، شرکاء کو راحت و آرام پہونچانے اور اجتماع گاہ تک رہنمائی کے لئے پٹنہ میں مجلس استقبالیہ بھی تشکیل دے دی گئی ہے، نیز مختلف کاموں کی انجام دہی کے لئے مختلف فعال و متحرک افراد پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں، قائم مقام ناظم صاحب نے کہا کہ اس کانفرنس سے نئے وقف قانون کے تئیں ان شاء اللہ مثبت نتائج ملک کے طول و عرض میں نظر آئیں گے، انہوں نے ریاستی سطح پر عام لوگوں سے اپیل کی ہے کہ کثیر تعداد میں ۲۹ رجون کے وقف بچاؤ کانفرنس میں شریک ہوکر اجتماعی قوت کا ثبوت دیں، جمہوری نظام میں عددی قوت سے ہی حقوق کی بازیابی ہوتی ہے، یہ وقت بیدار رہنے اور اپنے ملی ورثہ کی حفاظت کا ہے۔

مساجد کے لاؤڈ اسپیکر پر پولیس کی غیر قانونی ہدایات کے خلاف مسلم تنظیمیں ہائی کورٹ جائیں گی

نسیم خان کی قیادت میں عرضداشت دائر کرنے کا فیصلہ، علماو وکلا کی موجودگی میں اہم میٹنگ

ممبئی: مہاراشٹر حکومت کی جانب سے حال ہی میں مساجد میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے سلسلے میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے جاری کردہ نئے ہدایت نامے (ایس او پی) کو مسلم تنظیموں نے غیر قانونی، غیر آئینی اور اقلیتی حقوق کے منافی قرار دیا ہے۔ اس کے خلاف آج ممبئی میں ایک اہم میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس میں متفقہ طور پر فیصلہ لیا گیا کہ اس اقدام کو چیلنج کرتے ہوئے ممبئی ہائی کورٹ میں عرضداشت داخل کی جائے گی۔ یہ میٹنگ کانگریس کے سینئر رہنما و سابق وزیر محمد عارف نسیم خان کی قیادت میں ساکی ناکہ، ممبئی میں منعقد ہوئی، جس میں مختلف دینی و سماجی تنظیموں کے سربراہان، معروف علماء، قانونی ماہرین اور دیگر سرکردہ شخصیات شریک ہوئیں۔ اجلاس میں شامل مولانا حلیم اللہ خان قاسمی (صدر جمعیۃ العلماء مہاراشٹرا)، مولانا عبدالسلام سلفی (صدر جمعیت اہلحدیث ممبئی) اور دیگر ذمہ داران نے پولیس کے اس اقدام پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ عمل نہ صرف مذہبی آزادی پر قدغن ہے بلکہ عدالتوں کے سابقہ فیصلوں کے بھی خلاف ہے۔ نسیم خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایڈیشنل ڈی جی پی کی جانب سے جاری کردہ یہ ہدایات سراسر غیر آئینی ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ سپریم کورٹ اور ممبئی ہائی کورٹ نے ماضی میں صرف صوتی آلودگی کی سطح کو محدود کرنے کی بات کی تھی، جبکہ حالیہ ایس او پی کے تحت مساجد سے مالکانہ حقوق، مقام کی تفصیل اور میونسپل اداروں کی منظوری طلب کی جا رہی ہے، جو کہ شرعی و آئینی لحاظ سے ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کی کارروائیاں کسی خاص دباؤ کے تحت کی جا رہی ہیں، جو کہ نہ صرف امتیازی ہیں بلکہ اقلیتوں کو دبانے کی منظم کوشش کا حصہ معلوم ہوتی ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ماہر قانون ایڈوکیٹ محمد یوسف مچھالہ کی رہنمائی میں جلد ہی ممبئی ہائی کورٹ میں عرضداشت دائر کی جائے گی اور اگر ضرورت پڑی تو سپریم کورٹ سے بھی رجوع کیا جائے گا۔

مولانا حلیم اللہ خان قاسمی نے میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ملت کے اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ اذان، نماز اور شعائر اسلام کا تحفظ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ تمام مسالک و مکاتب فکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور باہمی اختلافات سے بالاتر ہوکر اتحاد کا عملی مظاہرہ کریں۔ مولانا عبدالسلام سلفی نے اپنے خطاب میں موجودہ حالات کو امت مسلمہ کے لیے آزمائش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے ایمان کا جائزہ لینا ہوگا، اور فتنوں سے باہر نکلنے کے لیے ملی یکجہتی، استقامت اور صبر کی ضرورت ہے۔

اس میٹنگ میں وکلاء کریم پٹھان اور عالم خان نے عدالتوں کے سابق فیصلوں کی روشنی میں لاؤڈ اسپیکر سے متعلق قانونی نکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ان کے مطابق پولیس کا جاری کردہ سرکلر عدالتی ہدایات سے متصادم ہے اور آئینی طور پر اسے برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اجلاس میں الحاج محمد وسیم حسن، مولانا عاطف سنابلی، الحاج احسان راعین، سید ارسلان اور دیگر نے بھی خطاب کرتے ہوئے اس اقدام کی مخالفت کی اور متحدہ قانونی چارہ جوئی کی حمایت کی۔ اجلاس کا اختتام مولانا نظام الدین اشرفی کی دعائیہ کلمات پر ہوا، جنہوں نے ملک میں امن، انصاف اور مسلم برادری کے حقوق کے تحفظ کے لیے دعا کی۔ بعد ازاں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے نسیم خان نے الزام عائد کیا کہ مہاراشٹر کی بی جے پی حکومت نے مسلمانوں کے خلاف محاذ کھول رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نشانہ بنایا جا رہا ہے، اور اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آئینی اور قانونی راستہ اختیار کرتے ہوئے اس کے خلاف مضبوط آواز بلند کریں۔ اگر حکومت اس سرکلر کو واپس نہیں لیتی تو ہم عدالت سے رجوع کریں گے۔

کینیڈا میں پاکستانی طالب علم کو داعش کے یہودیوں کو ذبح کرنے کی مبینہ سازش پر حوالگی

وینکیور۔ 12 رجون۔ ایم این این۔ کینیڈا میں مقیم ایک پاکستانی کو اسلامک اسٹیٹ (آئی ایس آئی ایس) کی حمایت میں نیو یارک کے شہر بروکلین میں ایک یہودی مرکز میں بڑے پیمانے پر فائرنگ کرنے کی مبینہ سازش کے الزامات کا سامنا کرنے کے لیے امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ 20 سالہ محمد شاہ زیب خان، جسے شاہ زیب جدون خان کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، سٹوڈنٹ ویزا حاصل کرنے کے ایک ماہ بعد 24 جون 2023 کو ٹورنٹو پہنچا۔ خان پر ایک نامزد غیر ملکی دہشت گرد تنظیم کو مادی مدد فراہم کرنے اور قومی سرحدوں سے تجاوز کرتے ہوئے دہشت گردی کی کارروائیاں کرنے کی کوشش کرنے کا الزام ہے۔ جرم ثابت ہونے پر اسے زیادہ سے زیادہ عمر قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ گزشتہ ستمبر میں کینیڈین حکام کے ہاتھوں گرفتاری کے بعد اسے 10 جون 2025 کو امریکہ لے جایا گیا تھا۔ امریکی استغاثہ کے مطابق، خان، جو ٹورنٹو کے قریب رہتا تھا، نے 7 اکتوبر 2024 کو یا اس کے آس پاس - یو ایس۔ کینیڈا کی سرحد عبور کرنے اور خودکار ہتھیاروں سے بڑے پیمانے پر فائرنگ کرنے کا منصوبہ بنایا - اسرائیل میں حماس کے زیر قیادت دہشت گرد حملوں کی ایک سال مکمل ہونے پر۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ مبینہ سازش آئی ایس آئی ایس کے نظریے اور پر تشدد سام دشمنی دونوں سے متاثر تھی۔ ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کاش پٹیل نے ایکس پر حوالگی کا اعلان کرتے ہوئے کہا □ "اہم خبر...... آج سہ پہر کے اوائل میں، کینیڈا میں مقیم پاکستانی شہری محمد شاہ زیب خان کو داعش کو مادی مدد فراہم کرنے اور دہشت گردی کی کارروائیوں کے ارتکاب کی کوشش کے الزام میں امریکہ کے حوالے کر دیا گیا۔"

برطانیہ کے وزیر اعظم کیر سٹارمر نے محمد یونس سے ملنے سے انکار کیا

لندن۔ 12 رجون۔ ایم این این۔ فنانشل ٹائمز کی خبر کے مطابق، محمد یونس کے لیے شرمندگی کے عالم میں، برطانیہ کے وزیر اعظم کیئر اسٹارمر نے اپنے دورہ لندن کے دوران بنگلہ دیشی رہنما سے ملاقات کی درخواست کو ٹھکرا دیا۔ یونس سٹارمر سے ملنا چاہتے تھے تاکہ مبینہ طور پر معزول شیخ حسینہ کی حکومت کے ذریعے چھینے گئے اربوں ڈالر کی وصولی کی کوشش کی جا سکے۔ فنانشل ٹائمز سے بات کرتے ہوئے، یونس نے کہا کہ برطانیہ "اخلاقی طور پر پابند" ہے کہ وہ اپنی حکومت کی رقم کا پتہ لگانے میں مدد کرے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ کے وزیر اعظم ان سے ملنے پر راضی نہیں ہوئے لیکن انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ اپنے ملک سے "چوری شدہ رقم" کی بازیابی میں مدد کریں گے۔ جنوری میں، برطانوی بنگلہ دیشی سیاست دان ٹیولپ صدیق نے حسینہ کی عوامی لیگ سے منسلک لوگوں سے جائیداد اور دیگر حمایت حاصل کرنے کے الزامات کے درمیان انسداد بدعنوانی کے وزیر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ صدیق، جو شیخ حسینہ کی بھانجی ہیں، نے کسی بھی غلط کام سے انکار کیا اور وہ رکن پارلیمنٹ رہے۔ اس نے یونس کو خط لکھا جس میں انہوں نے بنگلہ دیش کے انسداد بدعنوانی کمیشن کی طرف سے پھیلائی گئی "غلط فہمی" کو دور کرنے کے لیے ملاقات کی درخواست کی۔ یونس نے درخواست مسترد کر دی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یونس حکومت نے اندازہ لگایا ہے کہ حسینہ واجد کی حکومت کے دوران تقریباً 234 بلین ڈالر کے فنڈز کا غلط استعمال کیا گیا تھا اور برطانیہ "چوری" کی رقم کے لیے سرفہرست مقام تھا۔ یونس نے برطانیہ کی حکومت اور "عظیم برطانیہ کے لوگوں" سے رقم کا سراغ لگانے میں مدد کرنے پر زور دیا، یہ کہتے ہوئے کہ ان کا ملک کا سفر صرف آغاز تھا۔ نوبل انعام یافتہ یونس گزشتہ سال اگست میں حسینہ کی معزولی کے بعد سے بنگلہ دیش میں عبوری حکومت کی سربراہی کر رہے ہیں۔ حسینہ اس وقت نئی دہلی میں ہیں۔ دریں اثنا، یونس کو اس ہفتے کے شروع میں لندن پہنچنے پر بنگلہ دیشی نژاد مظاہرین کی جانب سے اپنے ہوٹل کے باہر زبردست مظاہرے کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی برطانوی بنگلہ دیشی جو عوامی لیگ کی برطانیہ کی شاخ کا حصہ ہیں، مے فیئر میں ڈورچیسٹر ہوٹل کے باہر جمع ہوئے اور یونس کے خلاف نعرے بدلتے ہوئے انہیں کہا کہ "واپس چلے جاؤ"۔

انصاف کے لیے بات کرنا جرم نہیں ہے

بلوچ کارکن مہرنگ بلوچ نے جیل سے ٹائم کے لیے مضمون لکھا

کوئٹہ۔ 12 رجون۔ ایم این این۔ کوئٹہ کی ہدہ جیل میں اپنی جیل کی کوٹھری سے لکھے گئے ایک مضمون میں معروف بلوچ حقوق کارکن ڈاکٹر مہرنگ بلوچ نے الزام لگایا ہے کہ پاکستانی ریاست پرامن مخالفین کو قید، سمیر مہم اور جبری گمشدگیوں کے ذریعے نشانہ بنا رہی ہے۔ اس کا مضمون ٹائم میگزین نے منگل 10 جون کو شائع کیا تھا۔ مہرنگ بلوچ لکھتی ہیں □ مجھے جیل میں ڈالے ہوئے ڈھائی ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے ہدہ جیل، کوئٹہ، پاکستان میں، اسی جگہ جہاں باپ کو تقریباً دو دہائیاں قبل پنجرے میں بند کیا گیا تھا، وہ بھی بلوچستان کے لوگوں کے حقوق کے لیے آواز بلند کرنے پر۔ میری گرفتاری کے بعد سے، پاکستان کی ریاستی سیکیورٹی ایجنسیوں نے مجھے توڑنے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا ہے۔ مجھے ایک معاہدے کی پیشکش کی گئی ہے □ خاموش رہیں، سیاسی سرگرمیوں سے گریز کریں، اور آپ گھر جا سکتے ہیں۔ میں نے انکار کر دیا۔ ریاست ایک بھی ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہی ہے جو مجھے کسی بھی تشدد یا جرائم سے منسلک کرتا ہے۔ انہوں نے صرف ایک "ثبوت" کا حوالہ دیا وہ ایک پریس کانفرنس ہے جو میں نے اپنی 22 مارچ کی گرفتاری سے چند دن پہلے کی تھی۔ میں نے صحافیوں سے اس وقت بات کی جب مسلح عسکریت پسندوں نے ٹرین کو ہائی جیک کر لیا اور 300 مسافروں کو گھنٹوں یرغمال بنائے رکھا۔

بیسٹ کرایہ میں کمی کرنے کے لیے تیار

100، فیصد اضافہ سے ساڑھے چار لاکھ مسافر کم ہوگئے

ممبئی، 12، جون (ایجنسیز) ممبئی میں میونسپل کارپوریشن کے تحت بیسٹ کمپنی نے کرایہ میں کمی کی تجویز پیش کی ہے کیونکہ حال میں کرایہ میں 100 فیصد اضافہ سے ساڑھے چار لاکھ مسافر کم ہوگئے اور آمدنی میں اضافی کے باوجود کمپنی کو سخت دشواری پیش آرہی ہے۔ واضح رہے کہ بسوں کے کرایوں میں 100 فیصد اضافہ کرنے کے ایک ماہ سے کچھ زیادہ عرصے میں، بیسٹ انڈرٹیکنگ انہیں کم کرنے کے لیے تیار ہے۔ حکام کرایوں میں 2-3 روپے کی کمی کے ساتھ ساتھ روٹ پر کلومیٹر کو معقول بنانے پر کام کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق حالیہ اضافے کے بعد روزانہ مسافروں کی تعداد میں تقریباً ساڑھے چار لاکھ کی کمی کے بعد یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ مزید برآں بیسٹ کا ملکیتی بیڑہ، پہلی بار، 500 بسوں سے نیچے آ گیا ہے۔ بیسٹ حکام نے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی جہاں انہوں نے صورتحال کو بہتر بنانے، کرایوں کو معقول بنانے اور کرایہ کے نئے سلیب کو متعارف کرانے کے ممکنہ حل پر تبادلہ خیال کیا۔ سینئر حکام کے مطابق مسافروں نے مشترکہ آٹو رکشا کی طرف ہجرت کی ہے۔ اس کی تصدیق کرتے ہوئے، بیسٹ کے جنرل منیجر ایس وی آر سرینواس نے کہا کہ انہوں نے اپنے عہدیداروں کو کرایوں میں کمی لانے کی ہدایت دی ہے جس سے مختصر فاصلے کے راستوں پر سفر کرنے والے مسافروں کو فائدہ ہوگا۔ ہم نان اے سی بسوں کے لیے 1 سے 3 کلومیٹر کے لیے کرایوں کو 7-8 روپے تک کم کرنے کے لیے معقول بنانے پر کام کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا، "اسی طرز پر اے سی بسوں کے لیے بھی عمل کیا جائے گا۔ دلیل یہ ہے کہ 1-2 کلومیٹر کا سفر کرنے والا مسافر 5 کلومیٹر کا سفر کرنے والے مسافر کے برابر کرایہ کیوں ادا کرے؟ نیز، بیسٹ نے موجودہ بہترین کرایوں کا مشترکہ آٹو رکشا کرایہ سے موازنہ کیا اور محسوس کیا کہ انہیں مسابقتی بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنانا چاہتے ہیں کہ ہماری بسیں استعمال کرنے والے مسافر آٹو رکشا میں شریک مسافروں سے کم قیمت ادا کریں اور اس لیے ہم کرایوں میں کمی کے اس فارمولے کو اپنا رہے ہیں۔ نئے ڈھانچے پر کام کیا جا رہا ہے اور ضروری منظوری کے بعد اسے نافذ کیا جائے گا۔ بیسٹ بس کے کرایوں میں چھ سال سے زیادہ کا اضافہ نہیں کیا گیا تھا اور درحقیقت اسے 2019 میں کم کر دیا گیا تھا۔ بیسٹ بس کے کرایوں میں حالیہ اضافے سے 590 کروڑ سالانہ کی آمدنی متوقع تھی۔ فی الحال، کرایہ نان اے سی کے لیے 10 اور پہلے 5 کلومیٹر پر چلنے والی اے سی بسوں کے لیے 12 ہے۔ 20 کلومیٹر کے سفر کے بعد ہر 5 کلومیٹر کے لیے 5 کا اضافہ ہوا ہے، اور اگر بسیں ممبئی ضلع کی حدود سے تجاوز کرتی ہیں تو مقامی ٹیکس کے طور پر 2 اضافی وصول کیے گئے ہیں۔ سری نواس نے مزید کہا کہ بہترین خدمات کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے اور وہ چوراہے پر ہیں، جس کے لیے بس روٹس کو آئندہ میٹرو ریل کوریڈورز کے مطابق دوبارہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے بی ایم سی کمشنر سے بی ایم سی کے بھاءٔ جیسا سلوک کرنے کو کہا ہے اور انہیں بی ایم سی کے بجٹ کا 3% انڈرٹیکنگ کے لیے مختص کر کے بیسٹ کو ٹرن آراؤنڈ پیکیج دینے کی ہدایت کی ہے۔

ووہان سے تعلق رکھنے والے چینی سائنسدان پر حیاتیاتی مواد امریکہ میں سمگل کرنے کا الزام

ووہان (چین)۔ 12 رجون۔ ایم این این۔ ووہان سے تعلق رکھنے والے ایک چینی شہری اور پی ایچ ڈی کے طالب علم کو پرجیوی گول کیڑے سے متعلق حیاتیاتی مواد کی اسمگلنگ اور وفاقی حکام سے جھوٹ بولنے کے الزام میں امریکہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ 8 جون کو ڈیٹرائٹ میٹرو پولیٹن ہوائی اڈے پر پہنچنے پر ہواز ہونگ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے محقق چینگ سوان ہان کو ایف بی آئی نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ امریکی استغاثہ نے اس پر ملک میں سامان سمگل کرنے اور جھوٹے بیانات دینے کا الزام عائد کیا ہے۔ حکام کا الزام ہے کہ ہان نے گزشتہ ایک سال کے دوران مشی گن یونیورسٹی کی لیبارٹری سے منسلک افراد کو حیاتیاتی مواد پر مشتمل چار غیر اعلانیہ پیکج بھیجے۔ کھیپ، جس میں کتابوں کے اندر چھپایا گیا مواد شامل تھا، کو کسٹم حکام نے روکا اور مبینہ طور پر حکومتی اجازت نامے کی ضرورت تھی۔ J1 ویزا پر ڈیٹرائٹ پہنچنے پر، ہان نے مبینہ طور پر امریکی کسٹمز اور بارڈر پروٹیکشن افسران کو کھیپ کے مواد کے بارے میں گمراہ کیا اور ایف بی آئی کے انٹرویو کے دوران اعتراف کیا کہ اس نے کچھ دن پہلے ہی اپنے الیکٹرانک ڈیوائس سے ڈیٹا مٹا دیا تھا۔ ایف بی آئی نے عدالت میں فائلنگ میں کہا، "اس نے پیکیجز بھیجنے اور ان کے مواد کے بارے میں جھوٹ بولنے کا اعتراف کیا۔" ہوم لینڈ سیکیورٹی اور امریکی کسٹمز حکام بھی تفتیش میں شامل ہیں۔

امریکہ نے لندن میں چین کے سپر ایمبیسی منصوبے کی سخت مخالفت کی

واشنگٹن ڈی سی۔ 12 رجون۔ ایم این این۔ انسانی حقوق کے گروہوں اور بیجنگ کے دیگر ناقدین کے ساتھ ساتھ مقامی باشندوں کی شدید مخالفت کے باوجود چین کو لندن کے مالیاتی اضلاع میں "سپر ایمبیسی" کی تعمیر کی اجازت دینے کے آپشن کو جاری رکھنے کے بعد، برطانیہ کی لیبر حکومت کو اب امریکہ کی طرف سے متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس منصوبے کو آگے بڑھنے کی اجازت دینے کے خلاف سنگین سیکیورٹی خطرات کی وجہ سے جو اس سے بنیادی مواصلات کو درپیش ہیں۔ سفارت خانے کا منصوبہ، جو یورپ میں چین کا سب سے بڑا ہے، 2018 میں بیجنگ کی جانب سے رائل منٹ کی سابقہ عمارتوں کو خریدنے کے بعد سے متنازعہ ہے اور تبت اور تبت کے گروپ مظاہروں میں سرگرم حصہ لے رہے ہیں۔ 8 جون کو standard.co.uk نے رپورٹ کیا کہ عمارت کی تعمیر مقامی باشندوں کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کی مہم چلانے والوں اور سیاست دانوں کی جاسوسی کے خدشات کے درمیان روک دی گئی تھی۔ یہ اس منصوبے کی بحالی کے بعد ہوا۔

ایئر انڈیا طیارہ حادثہ پر حضرت امیر شریعت کا اظہار غم

پٹنہ: (پریس ریلیز) گذشتہ کل ایئر انڈیا کا ایک مسافر طیارہ ٹیک آف کے بعد حادثے کا شکار ہو گیا، بلبھ بھائی پٹیل ایئر پورٹ کے قریب پیش آنے والا یہ حادثہ ایک بہت بڑا اور المناک حادثہ ہے، اس دل سوز حادثے میں جہاز میں سوار تمام افراد کے جاں بحق ہونے کی اطلاع مل رہی ہے۔ مرحومین میں مختلف ریاستوں کے شہری اور کچھ غیر ملکی افراد بھی شامل ہیں۔ امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم العالیہ نے اس عظیم انسانی سانحے پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے اور متاثرہ خاندانوں کے ساتھ مکمل ہمدردی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے مواقع صبر، یکجہتی اور مدد کا تقاضا کرتے ہیں۔ قائم مقام ناظم امارت شرعیہ مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی نے اپنے بیان میں کہا کہ اس دل دہلا دینے والے حادثے نے ہر دردمند دل کو رنجیدہ کر دیا ہے۔ امارتِ شرعیہ متاثرہ خاندانوں کے غم میں برابر کی شریک ہے اور ان کے لیے تسلی و حوصلے کی دعا کرتی ہے۔ ہم حکومتِ ہند سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ: حادثے کی مکمل، غیر جانب دارانہ اور فوری تحقیقات کی جائے۔ لواحقین کو فوری امداد، مالی معاونت اور ضروری سہولیات فراہم کی جائیں۔ ایوی ایشن سیفٹی پر ازسرنو توجہ دی جائے تاکہ آئندہ ایسے حادثات سے بچا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ اس سانحے سے متاثرہ تمام خاندانوں کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے اور ملک کو ایسے حادثات سے محفوظ رکھے۔

تائیوان کی این جی اوز نے جنگی مشقوں کا انعقاد کیا

تائی پے۔ 12 رجون۔ ایم این این۔ تائیوان کی تین غیر سرکاری تنظیموں نے منگل کو ایک ٹیبل ٹاپ مشق میں حصہ لیا جس میں 2030 میں تائیوان کے قریب چینی فوجی سرگرمیوں میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہوا، جس میں تائیوان کے علاقائی سمندروں پر چڑھائی کرنے والے چینی بحری جہاز بھی شامل ہیں۔ فوکس تائیوان نے اطلاع دی ہے کہ دوروزہ مشق، جس میں بنیادی طور پر چین کے "گرے زون" کے زبردستی اقدامات پر توجہ مرکوز کی گئی تھی جو کھلے تنازعات سے کم ہیں، مشترکہ طور پر تائی پے اسکول آف اکنامکس اینڈ پولیٹیکل سائنس فاؤنڈیشن، ایک تعلیمی فاؤنڈیشن کی طرف سے منعقد کی گئی تھی۔ تائی پے میں قائم تھنک ٹینک سینٹر فار پیس اینڈ سیکیورٹی؛ اور کونسل آن اسٹریٹجک اینڈ وار گیمنگ اسٹڈیز (CSWS)، ایک تحقیقی ادارہ۔ کئی سابق دفاعی حکام نے اس تقریب میں شرکت کی، جن میں سابق چیف آف جنرل اسٹاف لی ہسی من، امریکی بحریہ کے ریٹائرڈ ایڈمرل مائیکل مولن، نیشنل انٹیلی جنس کے سابق امریکی ڈائریکٹر ڈینس بلیئر، سابق جاپانی چیف آف اسٹاف آف دی جوائنٹ اسٹاف شگیر واوا ساکی، اور جاپان کے سابق چیف آف اسٹاف میری ٹائم سیلف ڈیفنس ٹو دی فوسی کی رپورٹ کے مطابق۔ شرکاء کو چار ٹیموں میں تقسیم کیا گیا تھا □ تائیوان، چین، امریکہ اور جاپان۔ سی ایس ڈبلیو ایس کے چیئرمین الیگزینڈر رہوانگ نے تقریب کے آغاز میں کہا کہ منظرنامے 2030 میں مرتب کیے گئے تھے۔ فوکس تائیوان کی رپورٹ کے مطابق، اس لیے جنگی کھیلوں کا انعقاد اس تناظر میں کیا جا رہا ہے کہ تائیوان کو وہ تمام ہتھیار مل چکے ہیں جو اس نے پہلے امریکہ سے خریدے ہیں۔

ممبئی میں امریکی قونصلیٹ کے باہر آٹو ڈرائیور کا بیگ لاکر کاروبار بند

روزانہ 30 ہزار کی کمائی پر پولیس کی روک

ممبئی، 12 جون (آفتاب شیخ) ممبئی کے باندرہ کرلا کمپلیکس (BKC) میں واقع امریکی قونصلیٹ کے باہر بیگ رکھنے کی سہولت فراہم کرنے والے آٹو ڈرائیورز کے کاروبار پر پولیس نے پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ معاملہ اس وقت منظر عام پر آیا جب ایک کارپوریٹ افسر نے سوشل میڈیا پر اس سہولت کی تعریف میں پوسٹ لکھی، جو خود آٹو ڈرائیور کے لیے مصیبت بن گئی۔ لینس کارٹ کمپنی کے پروڈکٹ ہیڈ، راہل روپانی، امریکی قونصل خانے کسی کام سے گئے تھے۔ چونکہ قونصلیٹ میں بیگ لے جانا ممنوع ہے، انہوں نے قونصل خانے کے باہر کھڑے ایک آٹو ڈرائیور کو بیگ تھما دیا۔ واپسی پر اسے 1000 روپے دیے اور لنکڈ اِن پر اس سہولت کی خوب تعریف کی۔ لیکن یہ پوسٹ ہی آٹو ڈرائیور کے لیے وبالِ جان بن گئی۔ تحقیقات میں معلوم ہوا کہ صرف یہی ایک آٹو ڈرائیور نہیں بلکہ قونصل خانے کے باہر ایسے 12 آٹو ڈرائیور روزانہ بیگ رکھنے کا کام کرتے تھے۔ اندازہ ہے کہ ایک آٹو ڈرائیور کی روزانہ آمدنی 20 سے 30 ہزار روپے تک پہنچ جاتی تھی، اور ماہانہ کمائی تقریباً 5 سے 8 لاکھ روپے تک ہو جاتی تھی۔

راہل روپانی نے اپنی پوسٹ میں لکھا تھا کہ اسے "ہائپر اسپیسفک مسئلے کا ماسٹر کلاس حل" کہا جا سکتا ہے۔ کوئی ڈگری نہیں، کوئی اسٹارٹ اپ پچ نہیں صرف ایک جگاڑ، ایک حل اور صارف کا اعتماد۔ لیکن سیکیورٹی ایجنسیوں کے نزدیک یہ ایک بڑا خطرہ تھا۔ بی کے سی پولیس اسٹیشن کے افسران کا کہنا ہے کہ امریکی قونصل خانہ ایک حساس علاقہ ہے اور بغیر سیکیورٹی جانچ کے اس طرح بیگ رکھوانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی لیے تمام آٹو ڈرائیوروں کو طلب کر کے سخت وارننگ دے دی گئی ہے کہ آئندہ ایسا نہ کیا جائے۔ پولیس کے مطابق کچھ آٹو ڈرائیوروں نے قونصل خانے کے اطراف دکانوں کو بھی عارضی لاکر کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔ پولیس نے ان تمام سرگرمیوں پر روک لگا دی ہے۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ ویزا اپوائنٹمنٹ یا قونصل خانے کے دیگر کام کے لیے آنے والے افراد پہلے سے تیاری کریں اور بیگ یا الیکٹرانک اشیاء ساتھ نہ لائیں تاکہ کسی قسم کی پریشانی یا سیکیورٹی خطرات سے بچا جا سکے۔ یہ واقعہ جہاں ایک جانب آٹو ڈرائیور کی جگاڑو ذہانت کو سراہا گیا، وہیں سیکیورٹی قوانین کی خلاف ورزی پر بھی سوال اٹھا دیے گئے ہیں۔

امریکہ چین سے نایاب زمینی معدنیات حاصل کرنا آسان بنائے۔ ٹرمپ

واشنگٹن ڈی سی۔ 12 رجون۔ ایم این این۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کو اعلان کیا کہ چین امریکی صنعت کے لیے انتہائی ضروری میگنیٹ اور نایاب زمینی معدنیات حاصل کرنا آسان بنائے گا، جس سے دنیا کی دو بڑی معیشتوں کے درمیان بات چیت جاری رکھنے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ بدلے میں، ٹرمپ نے کہا، امریکہ امریکی کالج کیمپس میں چینی شہریوں کے ویزوں کو منسوخ کرنے کی کوششوں کو روک دے گا۔ ٹرمپ نے پوری طرح سے یہ نہیں بتایا کہ امریکہ نے کیا مراعات دی ہیں۔ بیجنگ نے اس بات کی تصدیق نہیں کی ہے کہ مذاکرات کاروں نے کیا اتفاق کیا ہے، اور چینی صدر شی جن پنگ اور خود ٹرمپ نے ابھی تک اس پر دستخط نہیں کیے ہیں۔ جس چیز کو ٹرمپ نے "ڈیل" کے طور پر بیان کیا ہے وہ دراصل اس سے کم ہے □ یہ ایک "فریم ورک" ہے جس کا مقصد زیادہ ٹھوس بات چیت کا مرحلہ طے کرنا ہے۔

انسانی پاخانے سے بنی گولی جو آنتوں کا انفیکشن ختم کرنے کے لیے استعمال ہوگی

برطانیہ کے ڈاکٹر پیٹ کے ایک خطرناک انفیکشن کو انسانی پاخانے سے بنی گولیوں سے ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس انفیکشن کی وجہ سے جسم کے اندر ہی فضلہ سخت اور خشک ہونے لگتا ہے۔ عطیہ کیے گئے نمونوں کی جانچ سے پتا چلا ہے کہ صحت مند افراد کے پاخانے میں اچھے بیکٹیریا ہوتے ہیں۔ ابتدائی اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ ان سپر بگز (جرثوموں) کو آنتوں سے باہر نکالا جا سکتا ہے اور اس کی جگہ صحت مند آنتوں کے بیکٹیریا کا مرکب شامل کیا جا سکتا ہے۔ یہ اس انفیکشن سے نمٹنے کے لیے ایک نیا نقطہ نظر ہے جو اینٹی بائیوٹکس کے خلاف مزاحمت کرتا ہے اور جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے ہر سال دس لاکھ افراد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ گائز اینڈ سینٹ تھامس ہسپتالوں میں ان گولیوں کی آزمائش کرنے والے ڈاکٹر بلیئر میریک کا کہنا ہے کہ ان کی توجہ آنتوں پر مرکوز ہے جو انسانوں میں اینٹی بائیوٹک مزاحمت کا سب سے بڑا ذخیرہ ہیں۔ دواؤں کے خلاف مزاحمت کرنے والے سپر بگ آنتوں سے جسم کے کسی اور حصے میں منتقل ہوکر پریشانی کا سبب بن سکتے ہیں، جیسے پیشاب کی نالی یا خون کے انفیکشن۔ ڈاکٹر میریک کا کہنا ہے کہ اس لیے یہ بات بہت اہم ہے کہ 'کیا آپ ان سے چھٹکارا پا سکتے ہیں؟' پاخانے سے بنی گولیوں کا خیال اتنا غیر یقینی نہیں لگتا۔ سائنس دانوں نے ایسے اشارے دیکھے کہ فیشل ٹرانسپلانٹ سے بھی سپر بگز سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ نئی تحقیق میں ان مریضوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جنھیں گذشتہ چھ ماہ کے دوران ادویات کے خلاف مزاحمت کرنے والے بیکٹیریا کی وجہ سے انفیکشن ہوا تھا۔ انھیں پاخانے سے بنی گولیاں دی گئیں جو لوگوں نے سٹول بینک (پاخانہ جمع کرنے والا مرکز) کو عطیہ کی تھیں۔ ہر پاخانے کے نمونے کی جانچ کی جاتی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ اس میں کوئی نقصان دہ کیڑے تو نہیں، غیر ہضم شدہ کھانے کو ہٹا دیا جاتا ہے اور پھر اسے خشک کر کے پاؤڈر کی شکل میں منجمد کیا جاتا ہے۔ اسے ایک گولی کے اندر ذخیرہ کیا جاتا ہے جو معدے سے بغیر کسی رکاوٹ کے گزر سکتی ہے اور آنتوں تک پہنچ سکتی ہے جہاں یہ پاخانے کے مرکب کو چھوڑنے کے لیے تحلیل ہو جاتی ہے۔ لندن کے گائز اور سینٹ تھامس ہسپتالوں میں 41 مریضوں پر یہ تجربہ کیا گیا تاکہ بڑے پیمانے پر مطالعے کی بنیاد رکھی جا سکے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مریض یہ پاخانے سے بنی گولی لینے کے لیے تیار تھے اور عطیہ کردہ بیکٹیریا کم از کم ایک ماہ بعد بھی آنتوں میں پایا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر میریک کا کہنا ہے کہ 'واقعی امید افزا اشارے موجود ہیں کہ پاخانے کی گولیاں یا 'پوپلز' سپر بگز سے نمٹنے میں مدد دے سکتی ہیں۔ مطالعے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تھراپی کے بعد آنتوں کے بیکٹیریا زیادہ متنوع ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر میریک کا کہنا ہے کہ 'یہ بہت دلچسپ ہے کہ 20 سال پہلے کے مقابلے میں ایک حقیقی تبدیلی آئی، جہاں تمام بیکٹیریا اور وائرس کو نقصان پہنچانے والا سمجھا جاتا تھا۔ اب ہمیں احساس ہوا کہ وہ ہماری مجموعی صحت کے لیے ضروری ہیں۔' اس ہفتے کے اوائل میں سائنس دانوں نے دکھایا تھا کہ ہمارے پیدا ہونے کے چند گھنٹوں کے دوران جسم میں ملنے والے اچھے بیکٹیریا سے چھوٹے بچوں کے پھیپھڑوں کے انفیکشن کے ساتھ ہسپتال میں داخل ہونے کا خطرہ نصف ہو جاتا ہے۔ ہمارے جسم کے انسانی خلیات ان بیکٹیریا، پھپھوندی اور ہمارے اندر رہنے والی دیگر چیزوں کے لیے قدرتی مدافعت رکھتے ہیں، جسے مائیکرو بائیوم کہا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کروہن کی بیماری سے لے کر کینسر اور دماغی صحت تک ہر چیز میں مائیکرو بائیوم کو شامل کرنے کے لیے تحقیق ہوئی ہے۔ اگر بڑے مطالعات میں 'پوپلز' سپر بگز کے خلاف کام کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں تو محققین کا خیال ہے کہ انھیں خطرے کا شکار لوگوں میں علاج اور روک تھام دونوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ برطانیہ کے ڈرگ ریگولیٹر میڈیسن اینڈ ہیلتھ کیئر پروڈکٹس ایجنسی (ایم ایچ آر اے) کا کہنا ہے کہ اس وقت 450 سے زائد مائیکرو بائیوم ادویات تیار کی جا رہی ہیں۔ ایم ایچ آر اے میں مائیکرو بائیوم ریسرچ کی سربراہ ڈاکٹر کریسی سرگا کی کا کہنا ہے کہ 'ان میں سے کچھ کامیاب ہوں گی، اس لیے مجھے لگتا ہے کہ ہم انھیں بہت جلد مکمل کر لیں گے۔'

موبائل نہ رکھنے والی ماں چاہیئے

سوچنے پر مجبور کرنے والا واقعہ

پانچویں جماعت کے طلباء سے بات کرنے کے بعد، استاد نے انہیں ایک مضمون لکھنے کو کہا کہ انہیں کیسی "ماں پسند ہے"؟ سب نے اپنی ماں کی کتنی تعریف کی، اور اس پر مضمون لکھا۔ لیکن ایک بچے نے مضمون کے عنوان میں لکھا: آف لائن ماں" مجھے "ماں" چاہیے، لیکن مجھے آف لائن چاہیے۔ مجھے اَن پڑھ ماں چاہیے، جو "موبائل" استعمال نہ کرتی ہو، لیکن جو میرے ساتھ کہیں بھی جانے کے لیے تیار اور پُرجوش ہو۔ مجھے ایسی ماں چاہیے جو بچے کی طرح مجھے گود میں سر رکھ کر سلائے۔ مجھے "ماں" چاہیے، لیکن "آف لائن"۔ اس کے پاس "میرے اور میرے پاپا کے لیے "موبائل" سے زیادہ وقت ہونا چاہیے۔ آف لائن "ماں" ہوگی تو پاپا سے جھگڑا نہیں ہوگا۔ جب میں شام کو سونے جاؤں گا، تو وہ مجھے ویڈیو گیم کھیلنے کے بجائے ایک کہانی سنائے گی اور سلائے گی۔ ماں، آن لائن پیزا آرڈر نہ کرو۔ گھر میں کچھ بھی بنا لو؛ پاپا اور میں مزے سے کھا لیں گے۔ مجھے بس آف لائن ماں" چاہیے۔ اتنا پڑھنے کے بعد پوری کلاس میں مانیٹر کے رونے کی آواز سنائی دی۔ ہر طالب علم اور کلاس کے استاد کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ماں، جدید بنو لیکن اپنے بچے کے بچپن کا خیال رکھو۔ موبائل کی وجہ سے بچوں سے دور نہ جاؤ۔ یہ بچپن کبھی واپس نہیں آئے گا۔ یہ تحریر ان نام نہاد جدید "ماؤں" کے نام ہے جو اپنے بچوں کا بچپن چھین رہی ہیں! یہ کہانی نہیں، ایک حقیقت ہے۔

ایئر انڈیا طیارہ حادثہ کے باعث
کانگریس کی آج کی مشعل ریالی ملتوی

ناندیڑ: احمد آباد ایئر انڈیا حادثہ کے پس منظر میں جمعہ 13 جون کو ناندیڑ میں کانگریس کی جانب سے نکالے جانے والے مشعل جلوس کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آج احمد آباد میں ایئر انڈیا کا ایک مسافر طیارہ المناک حادثے کا شکار ہوگیا، جس میں 242 مسافرین اور کچھ عملے کے ارکان سوار تھے۔ اس سانحے میں ممکنہ طور پر بھاری جانی نقصان ہوا ہے۔ یہ حادثہ نہایت افسوسناک اور دل دہلا دینے والا ہے۔ اس افسوسناک واقعہ پر مہاراشٹرا پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکاڑ کی ہدایت پر ریاستی کانگریس کی جانب سے آئندہ تین دنوں تک سوگ منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ افسوس ناک ہوائی حادثہ کے سبب ناندیڑ شہر و ضلع کانگریس کمیٹی کی جانب سے آج مورخہ 13 جون 2025 جمعہ کو منعقد کیا جانے والا عظیم الشان مشعل جلوس فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس کی نئی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس طرح کی اطلاع ضلع صدر و سابق ایم ایل اے ہنمنت راو؟ پاٹل بیٹ موگرے کر، شہر صدر عبدالستار نے دی ہے۔

بجلی سربراہی مسدودی معاملہ پر کانگریس کی نمائندگی

ناندیڑ۔ 12/جون (نامہ نگار): ناندیڑ شہر میں پچھلے کچھ دنوں سے بجلی کی سربراہی مسلسل منقطع ہو رہی ہے۔ خاص کر دیگلور ناکہ اور اطراف کے علاقوں میں پچھلے دنوں بجلی سربراہی مسدود رہنے سے لوگوں کو کافی مشکلات پیش آئی۔ رات رات بھر بجلی گل تھی اس کے سبب لوگوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سلسلہ میں آج کانگریس پارٹی کے ایک وفد نے ایم ایس ای بی دفتر نیا مونڈھا پہنچ کر چیف انجینئر سے ملاقات کی اور ایک میمورنڈم پیش کیا۔ اس میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا کہ شہر میں اور دیگلور ناکہ کے اطراف بجلی سربراہی جو بار بار مسدود ہو رہی ہے اس جانب حکام توجہ دے کر فوری اقدامات اٹھائے۔ بجلی کے نئے کھمبے نصب کریں، نئی لائین کا نظم کیا جائے ساتھ ہی ٹرانسفارمر اور ڈی پی کو بدلنے کی بھی بات کہی گئی۔ شہر میں نئے سب سینٹر اور فیڈر قائم کرنے، نئے مقامات پر بجلی کے نئے ٹرانسفار نصب کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ علاقہ کے سابق کارپوریٹرس نے اپنے اپنے علاقوں کے بجلی مسائل سے چیف انجینئر کو واقفیت کروائی۔ اس وفد میں شہر صدر عبدالستار، مہیلا صدر کرونا جمداڑے، سابق ڈپٹی میئر مسعود احمد خان، آنند چوہان، شمیم عبداللہ، عبدالغفار، ایکناتھ مورے، سابق کارپوریٹر سید شیر علی، ایڈووکیٹ محمد ناصر، رحیم احمد خان، عبدالعزیز قریشی، منتجب الدین، بابو بھائی کھوکھے والے، مناعباس حسین، رمیش گوڑبولے، سید شعیب حسین، ستیہ پال ساونت، دیپک سنگھ حضوریا، محمد زبیر سر، اظہر قریشی، ایڈووکیٹ عبدالشہباز، جبو لیڈر، عبدالوہاب، عبدالمختار، رفیق پٹھان، ایڈووکیٹ پرن جیت واگھمارے سمیت دیگر کانگریسی کارکنان موجود تھے۔

میونسپل کارپوریشن، نگر پریشد اور نگر پنچائت انتخابات 2025
پربھاگ تشکیل کے پروگرام پر عمل درآمد شروع، یکم اگست تک پربھاگوں کے اعلامیہ کا اجراء

ممبئی 12 جون (ورق تازہ نیوز) ریاست میں میونسپل کارپوریشن، نگر پریشد اور نگر پنچائت کے انتخابات سپریم کورٹ کے احکامات کے مطابق ہو رہے ہیں۔ انتخابات کے مدنظر 10 جون 2025 کو تمام ضلع کلکٹر، میونسپل کارپوریشن کے کمشنروں اور نگر پریشد دیگر پنچایت کے چیف افیسروں کو ہدایت دی گئی کہ وہ وارڈوں/پربھاگوں کی تشکیل کا عمل شروع کر دے۔ یہ انتخابات مقررہ مدت میں انجام پانا لازمی ہے۔ چنانچہ انتخابی پروگرام میں کسی طرح کی سہولت یا چھوٹ نہیں دی جائے گی۔ اس طرح کا مکتوب آج مورخہ 12 جون 2025 کو حکومت نے مہاراشٹر کی ڈپٹی سکریٹری انتظامیہ محترمہ پرینکا کلکرنی چھاپ والے نے جاری کیا۔ اس مکتوب کے ساتھ ہی الیکشن کے عمل کا پروگرام بھی منسلک کیا گیا ہے اور ہدایت دی گئی ہے کہ ضلع کلکٹرز چیف افیسر اور میونسپل کارپوریشن کمشنر مرحلے وار پروگرام کو کسی بھی صورت پورا کرے اے بی سی زمرے کے میونسپل کارپوریشن میں وارڈوں کے تشکیل نو کا پروگرام 11 جون سے شروع ہو چکا ہے کارپوریشن کے لیے پر پربھاگ تشکیل کا عمل 11 جون سے شروع کر دیا گیا ہے جو یکم ستمبر 2025 کو مکمل ہوگا۔ ریاست میں الیکشن کمیشنر 22 اگست 2025 کا تا یکم ستمبر 2025 پربھاگ تشکیل کا اعلامیہ شائع کر دے گا۔ اسی طرح اے بی سی میونسپل کارپوریشن، نگر پریشد اور نگر پنچائت نے پربھاگ/وارڈوں کی تشکیل کا پروگرام شروع کر دیا گیا ہے۔ پربھاگ تشکیل کا پروگرام ناندیڑ کارپوریشن نے بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ پربھاگ چار یا پانچ ممبران پر مشتمل ہوں گے۔ تادم تحریر تمام سیاسی پارٹیوں نے الیکشن کی تیاریاں زور و شور سے شروع کر دی ہیں۔

ناندیڑ میں کئی سیلاب متاثرین کو آج تک مدد نہیں ملی
کانگریس کا ضلع کلکٹر کو میمورنڈم

ناندیڑ۔ 12/جون (نامہ نگار): ناندیڑ شہر میں گزشتہ سال شدید بارش کے باعث نشیبی علاقوں میں پانی داخل ہو گیا تھا جس کی بعد علاقوں میں سیلاب جیسی صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اس واقعے کو ایک سال گزر چکا ہے لیکن متاثرین کو کوئی مالی امداد فراہم نہیں کی گئی۔ اسی مسئلے کو لے کر آج ناندیڑ شہر کانگریس کمیٹی کے شہر صدر عبدالستار کی قیادت میں آج ایک وفد نے ضلع کلکٹر کے دفتر پہنچ کر آر ڈی سی مہیش وڑ دکر کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں کہا گیا کہ سیلاب کے سبب ناندیڑ کے مختلف علاقوں میں لوگوں کو بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ خاص طور پر بلال نگر، برگد، مرگھاٹ، گنگا نگر، لمبونی نگر، پاکیزہ نگر، خطیب نگر، ہلال نگر، ڈبک پل، ملت نگر، رحمت نگر، اقبال نگر، کھڑکپورہ، دولہے شاہ، رحمٰن نگر، پنچ شیل نگر، جی ایم کالونی، گنگا چال، شراوستی نگر، لال واڑی، تہرا نگر، سعادت نگر اور نوبل کالونی ان علاقوں میں سیلابی صورت پیدا ہو گئی تھی جس سے وہاں کے ساکنان کی روزمرہ کی زندگی متاثر ہو گئی تھی اور ان کا کافی زیادہ نقصان بھی

ہوا تھا۔ ضلع انتظامیہ نے اس وقت وعدہ کیا تھا کہ متاثرین کو مالی امداد دی جائے گی۔ جس کے بعد سیلاب متاثرین کا سروے بھی کیا گیا اور ایک فہرست بھی تیار کی گئی لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود اب تک کسی کو کوئی مدد نہیں ملی۔ جب کہ دوسرا برسات کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ ضلع انتظامیہ مختلف بہانے بنا کر مالی مدد دینے میں تاخیر کر رہی ہے اور متاثرین کو مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ اس معاملے پر پہلے بھی کئی مرتبہ میمورنڈم پیش کیے گئے، احتجاج اور دھرنے دیے مگر انتظامیہ کی طرف سے سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا۔ آج کانگریس کے وفد نے انتباہ دیا کہ اگر آئندہ چار دنوں کے اندر اندر متاثرین کو مالی امداد فراہم نہیں کی گئی تو ناندیڑ شہر کانگریس کمیٹی کی جانب سے شدید احتجاج کیا جائے گا۔ اسی کے ساتھ حالیہ دنوں میں جاری غیر موسمی بارشوں سے کسانوں کو بھی بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ناندیڑ شہر اور تعلقہ جات میں کئی ایکڑ پر فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ ناندیڑ کے رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان نے بھی متاثرہ کسانوں سے ملاقات کی اور حکومت سے فوری معاوضہ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ آج کانگریس کے وفد نے اس مسئلے پر بھی ضلع کلکٹر کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں انہوں نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ کسان کو فوری نقصان بھرپائی دی جائے۔ اس وفد میں کانگریس کی مہیلا صدر کرونا جمداڑے، سابق ڈپٹی میئر مسعود احمد خان، آنند چوہان، شمیم عبداللہ، عبدالغفار، ایکناتھ مورے، سابق کارپوریٹر سید شیر علی، ایڈووکیٹ محمد ناصر، رحیم احمد خان، عبدالعزیز قریشی، منتجب الدین، بابو بھائی کھوکھے والے، مناعباس حسین، رمیش گوڑبولے، سید شعیب حسین، ستیہ پال ساونت، دیپک سنگھ حضوریا، محمد زبیر سر، اظہر قریشی، ایڈووکیٹ عبدالشہباز، جبو لیڈر، عبدالوہاب، عبدالمختار، رفیق پٹھان، ایڈووکیٹ پرن جیت واگھمارے سمیت دیگر کانگریسی کارکنان موجود تھے۔

سرکاری صنعتی تربیتی ادارے میں شجرکاری

ناندیڑ: 12/جون (ورق تازہ نیوز) آج کے دور میں تیزی سے ہونے والے صنعتی ترقی کے باعث بڑی تعداد میں درختوں کی کٹائی ہو رہی ہے، جس کا اثر عالمی درجہ حرارت میں اضافے کی صورت میں سامنے آ رہا ہے۔ شہریوں کی صحت کے تحفظ اور آنے والی نسلوں کے بہتر مستقبل کے لیے "ہرا ناندیڑ مہم 2025" شروع کی گئی ہے۔ اسی سلسلے میں ناندیڑ-واگھالا شہر میونسپل کارپوریشن، گوردوارہ لنگر صاحب ناندیڑ، وکشہ متر فاؤنڈیشن ناندیڑ، اور شری گرو گوبند سنگھ جی سرکاری صنعتی تربیتی ادارہ ناندیڑ کی جانب سے ادارہ میں 12 جون 2025 کو کل 101 درخت لگائے گئے۔ اس پروگرام کے مہمانِ خصوصی کے طور پر ڈپٹی کمشنر نیتن گاڑوے، اسسٹنٹ کمشنر رمیش چورے (ریجنل آفس نمبر 3)، ضلع پیشہ ورانہ تعلیم و تربیت افسر سوریہ ونشی ایس وی، نائب پرنسپل و منیجر کندلواڑ وی ڈی موجود تھے۔ اسی طرح آئی ایم سی ممبران ہرشد بھائی شاہ، ابھجیت رینا پورکر، پرجاپتا برہم کماری سینٹر کی سواتی بہن جی، بینا بہن جی، سرکاری افسر ڈاکٹر مرزا بیگ، اور بڑی تعداد میں ماحولیاتی شعور رکھنے والے شہری، ادارے کے تمام ملازمین اور زیرتربیت طلبہ اس موقع پر موجود تھے۔ پروگرام کی مکمل منصوبہ بندی ادارے کے این ایس ایس پروگرام آفیسر دینیش پوتدار نے کی۔

ریلوے تتکال ٹکٹ کے نئے ضابطے یکم جولائی سے ہوں گے نافذ
فرضی آئی ڈی والے یوزرس اور ایجنٹس پر شکنجہ کسے گا

ناندیڑ: (ایجنسیز) 12 جون: ہندوستانی ریلوے نے تتکال ٹکٹ بکنگ نظام میں کئی ترامیم کا اعلان کیا ہے۔ نئے ضابطے کے تحت آن لائن تتکال بکنگ کے لیے آدھار پر مبنی ویریفکیشن کو لازمی کر دیا گیا ہے یعنی آئی آر سی ٹی سی ایپ پر جن لوگوں کا آدھار لنک نہیں ہوگا، وہ تتکال ٹکٹ بک نہیں کر پائیں گے۔ وزارت ریل کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اس کا مقصد تتکال ٹکٹوں تک سبھی کی یکساں پہنچ یقینی بنانا اور غلط استعمال پر روک لگانا ہے۔ ترجمان نے کہا، ''یکم جولائی سے آئی آر سی ٹی سی کی سرکاری ویب سائٹ اور موبائل ایپ کے ذریعہ بک کیے گئے تتکال ٹکٹ صرف آدھار سے تصدیق شدہ استعمال کنندگان کے لیے ہی دستیاب ہوں گے۔ وہیں 15 جولائی سے او ٹی پی پر مبنی آدھار ویریفکیشن لازمی ہو جائے گا۔ وزیر ریل اشونی ویشنو نے بھی اپنے 'ایکس' پوسٹ میں بتایا، ''حقیقی یوزرس کے لیے تتکال ٹکٹنگ کو اور زیادہ آسان بنایا گیا ہے۔ یکم جولائی 2025 سے آئی آر سی ٹی سی- ویب سائٹ/ایپ کے توسط سے فوری بکنگ صرف آدھار سے تصدیق شدہ صارفین کے لیے ہی قبول ہے۔ 15 جولائی 2025 سے او ٹی پی پر مبنی آدھار کی تصدیق۔ پی آر ایس کاو؟نٹر/مجاز ایجنٹس (وائی ٹی ایس کے) پر فوری بکنگ کے لیے بکنگ کرنے والے شخص کے موبائل ایپ پر او ٹی پی تصدیق بھیجنا ضروری ہوگا۔ مجاز ایجنٹ کھلنے کے پہلے 30 منٹ میں ٹکٹ بک نہیں کر سکتے۔'' بتایا جاتا ہے کہ تتکال ٹکٹ بکنگ میں کی گئی ترامیم سے اب ناجائز اور فرضی آئی ڈی والے یوزرس پر نکیل کسی جا سکے گی۔ ساتھ ہی ایجنٹس کو لے کر کیے گئے فیصلوں سے مسافروں کو فائدہ ملنے کی امید ہے۔ ریلوے کی طرف سے جاری بیان کے مطابق اب تتکال ونڈو کھلنے کے 30 منٹ تک مجاز ایجنٹ ٹکٹ بک نہیں کر پائیں گے۔ یعنی ایجنٹ صبح 10 بجے سے 30:10 بجے کے درمیان اے سی تتکال ٹکٹ بک نہیں کر پائیں گے۔ اسی طرح سلیپر ٹکٹ بھی صبح 30:11 بجے کے بعد ہی بک ہوں گے۔

مہاراشٹر گوسیوا آیوگ کے صدر
شری شیکھر جی منڈا کا دورہ

ناندیڑ، 12 جون :- مہاراشٹر گوسیوا آیوگ کے صدر شری شیکھر جی منڈا 14 اور 15 جون کو دو روزہ دورے پر ناندیڑ ضلع میں آئیں گے۔ ان کا دورہ پروگرام درج ذیل ہوگا:

ہفتہ، 14 جون: شری منڈا شام 45:5 بجے پونے سے ہوائی جہاز کے ذریعے ناندیڑ ایئرپورٹ پر پہنچیں گے، جس کے بعد وہ پولیس سپرنٹنڈنٹ آفس روانہ ہوں گے۔ شام 6 بجے سے 30:6 بجے تک پولیس سپرنٹنڈنٹ آفس، ناندیڑ میں قیام رہے گا۔ شام 30:6 بجے وہ تخت سچکھنڈ حضور حضور صاحب گردوارہ ناندیڑ کے لیے روانہ ہوں گے، جہاں شام 40:6 سے رات 40:7 بجے تک قیام کریں گے۔ اس کے بعد وہ رات 40:7 بجے گردوارہ سے روانہ ہو کر سرکاری گیسٹ ہاؤس پہنچیں گے، جہاں رات 50:7 بجے قیام کریں گے۔ اتوار، 15 جون: صبح 8 بجے شری منڈا سرکاری گیسٹ ہاؤس سے ہنگولی ضلع کے تعلقہ کلم نوری کے گاؤں جروڈا کے لیے روانہ ہوں گے۔ ہنگولی ضلع سے دوپہر 10:3 بجے وہ تعلقہ اردھاپور کے گاؤں باباپور میں واقع پ.پ. سنت باباجی شری جگدیش جی مہاراج گوشالا پہنچیں گے، جہاں مختصر قیام کریں گے۔ اس کے بعد دوپہر 40:3 بجے وہ باباپور گاؤں سے ناندیڑ ایئرپورٹ روانہ ہوں گے اور دوپہر 4 بجے وہاں پہنچیں گے۔ شام 10:6 بجے وہ ناندیڑ سے ہوائی جہاز کے ذریعے پونے روانہ ہوں گے۔

ایودھیا میں رام پتھ پر شراب کی فروخت اور کمبھ کی بھگدڑ، کانگریس کا یوگی حکومت پر شدید حملہ

نئی دہلی: کانگریس نے ایودھیا کے مقدس علاقے میں شراب کی فروخت اور مہا کمبھ بھگدڑ میں ہوئی اموات کے اعداد و شمار کو لے کر اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت پر شدید تنقید کی ہے۔ یوپی کانگریس کے صدر اجے رائے نے دہلی میں کانگریس کے مرکزی دفتر پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پر مقدس مقامات کی توہین، بدعنوانی اور سچ چھپانے کا الزام عائد کیا۔ اجے رائے نے کہا کہ ایودھیا نگر نگم کی عاملہ کمیٹی نے یکم مئی 2025 کو رام پتھ کے 13 کلومیٹر طویل راستے پر شراب اور گوشت کی فروخت پر پابندی کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ علاقہ ایودھیا کینٹ سے رام جنم بھومی مندر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس فیصلے کا مقصد ایودھیا کے تقدس کو برقرار رکھنا تھا۔ تاہم، ان کے مطابق ایک ماہ بعد بھی اس فیصلے پر کوئی عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ گراو؟نڈ رپورٹنگ سے پتہ چلا کہ ایودھیا دھام کے داخلی راستے سے محض ایک کلومیٹر دور بیگنی گنج، شہاب گنج، انگوری باغ، وکاب گنج اور کینٹ کے بس اسٹینڈ کے قریب کھلے عام شراب کی دکانیں چل رہی ہیں۔ حیران کن طور پر، رام دھام کے داخلی دروازے پر ہی شراب کی بوتلوں کے خالی ڈبے بھی ملے۔ اجے رائے نے سوال اٹھایا کہ جب رام پتھ پر فروخت پر پابندی کا اعلان کیا گیا تھا تو پھر ان دکانوں کو لائسنس کس نے جاری کیا؟ کیا ان افسران کے خلاف کوئی کارروائی ہوگی جنہوں نے ان دکانوں کو چلنے دیا؟ اجے رائے نے اس صورتحال کو ایودھیا کی کھلی بے حرمتی قرار دیا اور کہا کہ یہ صاف دکھاتا ہے کہ حکومت مذہبی جذبات کو نظرانداز کرتے ہوئے محض پیسہ کمانے پر تلی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اجے رائے نے 29 جنوری 2025 کو مہا کمبھ میں پیش آئی بھگدڑ اور اس میں ہوئی ہلاکتوں پر بھی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سرکاری طور پر 37 اموات تسلیم کی گئیں، جبکہ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق یہ تعداد 82 ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے اب تک مرنے والوں کی کوئی فہرست عوام کے سامنے نہیں رکھی۔ صرف 36 خاندانوں کو 25 لاکھ روپے اور 26 کو 5 لاکھ روپے معاوضہ دیا گیا، وہ بھی مبینہ طور پر پولیس کے ذریعے۔ ایک حیران کن معاملے میں، حکومت نے آر ایس ایس کے سابق نظریہ ساز کے این گووندا آچاریہ کے بھائی کے این واسودیو آچاریہ کو 'لاوارث' قرار دے کر ان کی آخری رسومات وارانسی میں سرکاری لاوارث طریقے سے انجام دیں۔

دسویں-بارہویں امتحانات کے ہال ٹکٹ جاری

ناندیڑ 12/جون (ورق تازہ نیوز) جون-جولائی 2025 میں منعقد ہونے والے سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ (SSC - جماعت دسویں) اور ہائیر سیکنڈری سرٹیفکیٹ (HSC - جماعت بارہویں) امتحانات کے لیے تمام ڈویژنل بورڈز سے وابستہ طلبہ کے آن لائن داخلہ پرچے (Hall Ticket) مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ کی ویب سائٹ www.mahahsscboard.in پر دستیاب کر دیے گئے ہیں۔ مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائیر سیکنڈری ایجوکیشن، پُنے سے منسلک تمام سیکنڈری اسکولوں، جونیئر کالجوں کے ہیڈ ماسٹرز، پرنسپلز، اساتذہ، طلبہ اور والدین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس کا نوٹس لیں۔ بورڈ کی ویب سائٹ پر 12 جون 2025، بروز جمعرات سے "Admit Card" کے لنک کے ذریعے داخلہ پرچے ڈاؤن لوڈ کیے جا سکتے ہیں۔ اگر اس عمل کے دوران کوئی تکنیکی مسئلہ پیش آئے تو متعلقہ جونیئر کالج یا اسکول کو اپنے ڈویژنل بورڈ سے رابطہ کرنا ہوگا۔ آن لائن داخلہ ہال ٹکٹ سے متعلق ہدایات: جون-جولائی 2025 کے امتحانات کے لیے تمام ڈویژنل بورڈز کے تحت آنے والے سیکنڈری اسکول اور جونیئر کالج، جماعت دسویں اور بارہویں کے طلبہ کے آن لائن داخلہ پرچوں کی پرنٹ نکال کر طلبہ کو فراہم کریں گے۔ داخلہ پاس کی پرنٹنگ کے لیے طلبہ سے کوئی اضافی فیس نہ لی جائے۔ داخلہ پرچے پر پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر کی دستخط اور مہر لگانا لازمی ہے۔ صرف اُن ہی درخواستوں کے داخلہ پرچے دستیاب ہوں گے جن کا اسٹیٹس "Paid" ہے، جو کہ "Admit Card" کے "Paid" Status آپشن کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کیے جا سکتے ہیں۔ جن طلبہ کی درخواستیں تاخیر سے جمع ہوئیں یا جنہیں "Extra Seat Number" دیے گئے ہیں، ان کے داخلہ پرچے "Extra Seat No" "Admit Card" کے آپشن کے ذریعے دستیاب ہوں گے۔ ڈاؤن لوڈ شدہ ہال ٹکٹ میں اگر نام، والدہ کا نام، تاریخ پیدائش یا دیگر معلومات میں غلطی ہو، یا اگر مضمون یا ذریعہ تعلیم میں تبدیلی ہو تو ڈویژنل بورڈ سے رابطہ

ٹرمپ نے ایلون مسک کی 'معافی' قبول کی، دونوں کے درمیان تناؤ کم ہونے کی امید

واشنگٹن: امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹیسلا اور اسپیس ایکس کے سی ای او ایلون مسک کی جانب سے حالیہ متنازع تبصروں پر مانگی گئی معافی کو قبول کر لیا ہے، جس سے دونوں کے درمیان پیدا شدہ کشیدگی کم ہونے کے آ؟ثار ظاہر ہوئے ہیں۔ وائٹ ہاو؟س کی ترجمان کیرولین لیوٹ نے بدھ کے روز امریکی وقت کے مطابق میڈیا کو بتایا کہ صدر نے ایلون مسک کے بیان کو مثبت انداز میں لیا ہے اور وہ اس معذرت کی قدر کرتے ہیں۔ لیوٹ کے مطابق، ''صدر نے آ؟ج صبح ایلون کے بیان کو تسلیم کیا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ ہم امریکہ کے عوام کے لیے کام پر توجہ مرکوز رکھیں گے۔'' خیال رہے کہ گزشتہ ہفتے ایلون مسک کے ایک بیان پر تنازع کھڑا ہو گیا تھا، جس کے بعد دونوں معروف شخصیات کے درمیان تعلقات میں تناو؟ پیدا ہو گیا تھا۔ تاہم، سی این این کی رپورٹ کے مطابق، پیر کی شب ایلون مسک نے صدر ٹرمپ کو ذاتی طور پر فون کر کے معافی مانگی تھی اور پھر بدھ کو ایک عوامی بیان جاری کرتے ہوئے اپنی سوشل میڈیا پر دی گئی سابقہ رائے پر افسوس کا اظہار کیا۔

اطلاع

احقر محمد ایوب قاسمی سفیر دارالعلوم دیوبند کا 4/جون 04/06/2025 بروز بدھ نئی دلی ریلوے اسٹیشن پر بیگ چوری ہو گیا جس میں یہ سامان تھا (۱) دارالعلوم دیوبند کی رسید بک جلد نمبر 37744 (۲) آدھار کارڈ (۳) پین کارڈ (۴) دارالعلوم دیوبند کا آء کارڈ (۵) چابیوں کا چھلہ (۶) تقریباً پانچ ہزار روپے نیز اس کے علاوہ دیگر سامان تھا مثلاً بنک رسیدات ڈائری وغیرہ کسی صاحب کو ملے از راہ کرم دارالعلوم ناندیڑ کربلا روڑ ناندیڑ کے دفتر میں جمع کرا دیں مہربانی ہوگی۔ اس نمبر پر رابطہ فرمائیں 9412393153 محمد ایوب قاسمی سفیر دارالعلوم دیوبند

ہندوستان کی شرح پیدائش 2 سے کم، 2065 کے بعد آبادی میں کمی کا امکان: اقوام متحدہ

نئی دہلی: ہندوستان اس وقت دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے، جس کی آبادی 1.5 ارب کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق آئندہ دو دہائیوں میں یہ آبادی بڑھ کر 1.7 ارب تک جا سکتی ہے لیکن اس کے بعد آبادی میں تیزی سے کمی کا رجحان ابھرنے کا امکان ہے۔ اقوام متحدہ کی ذیلی تنظیم یو این پاپولیشن فنڈ کی جانب سے جاری کردہ تازہ رپورٹ میں اس رجحان پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2065 کے بعد ہندوستان کی آبادی میں گراوٹ کا امکان ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اوسط شرح پیدائش میں مسلسل کمی ہے، جو اب گھٹ کر 1.9 ہو چکی ہے۔ آبادی کے استحکام کے لیے ضروری ہے کہ یہ شرح 2.1 کے آس پاس ہو، جسے 'ری پلیسمنٹ لیول' کہا جاتا ہے۔ موجودہ سطح اس سے کم ہے، جس کا مطلب ہے کہ ہر نئی نسل، پچھلی نسل کی مکمل جگہ لینے کے قابل نہیں ہوگی۔ فی الحال چونکہ ملک کی آبادی بہت بڑی ہے، اس لیے اس کمی کے فوری اثرات نظر نہیں آئیں گے لیکن جب موجودہ نسل اپنی عمر پوری کرے گی تو آبادی میں کمی کا یہ رجحان واضح ہونے لگے گا۔ ماہرین کے مطابق اگر شرح پیدائش میں کمی کا یہ سلسلہ جاری رہا تو آبادی کی شرح نمو منفی ہو سکتی ہے، یعنی ہر سال مجموعی آبادی گھٹنے لگے گی۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ میں اسی رجحان کو بنیاد بناتے ہوئے متنبہ کیا گیا ہے۔ یہ رپورٹ ہندوستان سمیت امریکہ، انڈونیشیا اور دیگر 14 ممالک کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 1960 میں ہندوستان کی آبادی تقریباً 43 کروڑ تھی اور تب فی خاتون اوسطاً 6 بچے پیدا ہوتے تھے، جبکہ آج یہ شرح 2 بچوں تک محدود ہو گئی ہے۔ اس تبدیلی کی کئی وجوہات ہیں، جن میں اسکولی تعلیم کا فروغ، خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں کے تئیں بیداری اور سہولیات کی دستیابی شامل ہیں۔ رپورٹ میں بہار کے ایک خاندان کی تین نسلوں کا جائزہ لیا گیا ہے، جو اس سماجی تبدیلی کو بخوبی اجاگر کرتا ہے۔ 64 سالہ سرسوتی دیوی کے مطابق ان کے زمانے میں خاندانی منصوبہ بندی پر بات چیت بھی نہیں ہوتی تھی اور بڑے خاندان کو بھگوان کا آشیرواد سمجھا جاتا تھا۔ ان کے خود کے پانچ بیٹے ہوئے۔ وہ بتاتی ہیں کہ جس کے کم بچے ہوتے تھے، اسے بیماری کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ سرسوتی کی بہو، 42 سالہ انیتا کا تجربہ کچھ مختلف مگر کربناک ہے۔ ان کی شادی 18 سال کی عمر میں ہوئی اور وہ 6 بچوں کی ماں ہیں، حالانکہ وہ اتنے بچے نہیں چاہتی تھیں۔ ان کے مطابق شوہر اور ساس کی خواہش تھی کہ بیٹا ہو، اس لیے بار بار حمل ہوا۔ اس کے برعکس انیتا کی بیٹی پوجا، جو اس وقت 26 سال کی ہے، کہتی ہے کہ وہ دو سے زیادہ بچے نہیں پیدا کرے گی کیونکہ وہ چاہتی ہے کہ اپنے بچوں کو بہتر تعلیم، صحت اور سہولتیں فراہم کر سکے۔ یہ تبدیلی نہ صرف انفرادی سوچ میں انقلاب کی عکاس ہے بلکہ آبادی کے مستقبل پر بھی گہرے اثرات مرتب کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ ایک متوازن معاشرتی پالیسی کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔

فلیٹ فروخت کرنا ہے

600/اسکوائر فٹ کا 1 BHK کا فلیٹ برائے فروخت ہے، جس میں کچن اور ماسٹر بیڈروم شامل ہے۔ پتہ: پیر برہان، گلی نمبر 21 ناندیڑ۔

مزید معلومات کے لیے دیے گئے نمبروں پر رابطہ کریں۔ رابطہ نمبر

9978799786 7709464220

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔